بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری

اکتوبر 64

مکرم شیخ امری عبیدی

مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو مغربی جرمنی میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون شیخ امری عبیدی مرحوم نے مشرقی افریقہ میں سواحیلی زبان میں شائع ہونے والے لٹریچر میں نمایاں حصہ لیا۔ ربوہ میں دو سال جامعة المبشرین میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کامیاب مبلغ تھے۔ ۱۹۶۰ میں دارالسلام کے پہلے افریقین میئر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۲ میں ایک صوبہ کے ریجنل کمشنر بنے۔ پھر ایک سال تک وزیر انصاف رہے۔ دو ماہ قبل آپ تعمیر قومی و ثقافت ملیہ کے وزیر بنے مگر بیمار ہو کر مغربی جرمنی علاج کے لئے گئے وہیں آپ کی وفات ہوئی اللہ تعالی ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

خلافت لائبریری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ ۱۵ اخاء ۱۳۴۱ہش

آٹھواں سال | پانچواں پرچہ

سالانہ اجتماع

احمدی بچوں کے لئے اکتوبر کا مہینہ خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس ماہ ان کا سالانہ مرکزی اجتماع ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ اجتماع کئی لحاظ سے احمدی بچوں کے لئے بہت ہی ضروری اور مفید اجتماع ہے اس کا پروگرام اتنا دلچسپ ہوتا ہے کہ جو بچہ ایک دفعہ اس میں شامل ہو وہ ضرور ہر سال اس میں شریک ہونے کی خواہش اور کوشش کرتا ہے۔ اور ویسے بھی مرکز میں آنا بزرگوں سے ملنا اور انکی تقریریں سننا بہت سی برکتوں کا موجب ہوتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ بچے جوق در جوق اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے — لیکن اس اجتماع میں محض شامل ہونا کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ احمدی بچے اپنے اس اجتماع کے سلسلے میں مرکزی شعبہ اطفال الاحمدیہ کی تمام ہدایات کی پابندی کریں اور اس کے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اسے اپنے لئے مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کریں۔

ہماری دعا ہے کہ اس دفعہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو پہلے سے بھی زیادہ بارونق اور کامیاب کرے۔ آمین

آپ کا "بھائی جان"

اس شمارہ میں

• نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام
• اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں
• اتفاق - چڑیا (نظمیں)
• ہمارا سالانہ اجتماع
• دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعات
• سنہری فیصلہ
• ابن مریم مرگیا حق کی قسم
• عدالت (ڈرامہ)
• لطائف
• دنیائے احمدیت کی خبریں

اور

• دیگر مستقل کالم

★

ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد
نائب ایڈیٹر: منصور احمد عمر
ٹیلیفون: ۴۸
طابع و ناشر: سید عبدالباسط
مطبوعہ: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ۔
رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ ۷۱۲۸
خوشنویس: حمید الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے میرے سُلطاں تیرا

ایک ذرّہ بھی نہیں تُو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرّہ ہو قرباں تیرا

سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

پر مرے پیارے یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رُسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا

میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا
تُو ہے غفّار یہی کہتا ہے قرآں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے
دُکھ سے اب مجھ کو بچا نام ہے رحماں تیرا

ہر مصیبت سے بچا اے مرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی باتیں

شرک کی ممانعت

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا

ترجمہ:۔ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

تشریح:۔ تمام جہان میں اور آسمان اور زمین میں صرف خدا کی ذات ایسی ہے کہ اس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی ہستی ایسی نہیں جو اس لائق ہو کہ آدمی اس کی عبادت کرے یا اسے معبود سمجھے یا اسے خدا کا شریک بنائے یا اس کے آگے سجدہ کرے۔

اس آیت میں آگے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ "ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ یتیموں، غریبوں، ہمسایوں، ملنے جلنے والوں، مسافروں اور اپنے نوکروں کیساتھ بہت اچھی طرح پیش آیا کرو۔" یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا چاہیئے۔

رسول اللہ کی باتیں

آدمیوں کی قسمیں

اَلنَّاسُ ثَلَاثَةٌ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَجَاهِلٌ

ترجمہ:۔ انسان تین قسم کے ہیں۔ عالم، طالب علم اور جاہل۔

تشریح:۔ ساری دنیا کے آدمیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی:۔

۱۔ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو عالم ہیں۔ اور اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

۲۔ اُن سے اُتر کر وہ انسان ہیں جو علم حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور

۳۔ سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو اَن پڑھ ہیں۔

یہ حدیث علم کی خوبی اور جہالت کی بُرائی کو بڑی اچھی طرح ظاہر کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیامِ صداقت سُناتا چلا جا

حکیم عبدالہادی صاحب بہاری

قدم اپنا آگے بڑھاتا چلا جا + پیامِ صداقت سُناتا چلا جا

ربابِ محبّت بجاتا چلا جا + تو پُر کیف نغمہ سُناتا چلا جا

شرابِ مطہر پلاتا چلا جا + خلائق کو شیدا بناتا چلا جا

پڑے خوابِ غفلت میں مُدّت سے جو ہیں + اُنہیں آج پھر تو جگاتا چلا جا

جو بحرِ حوادث میں ڈوبے ہوئے ہیں + کنارے پہ ان کو لگاتا چلا جا

رہِ دینِ احمد میں ہر دُکھ خوشی سے + اُٹھاتا چلا جا۔ اُٹھاتا چلا جا

جو تاریک دل کو بھی کر دے منوّر + وہی نورِ حق تو دکھاتا چلا جا

جو ہیں تشنہ لب جامِ عرفاں کے بیٹھے

اُنہیں جامِ عرفاں پلاتا چلا جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن مریم مر گیا حق کی قسم

حمید بن نظام جان

ہم احمدی ہیں اور ہمیں اِس بات پر فخر ہے کہ ہم دنیا کی وہ جماعت ہیں جو سچّی باتوں پر ایمان رکھتی ہے اور جھوٹے قصّے اور کہانیوں اور بے عقلی کی باتوں پر یقین نہیں رکھتی۔ دنیا جب ہم سے نفرت کرتی ہے کہ ہم کیوں اُن کی طرح جھوٹی اور غلط باتوں کو نہیں مانتے تو ہم اپنے خدا سے یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ان لوگوں کو بھی وہ آنکھیں عطا کر جو حق اور باطل کے فرق کو سمجھ سکیں۔ انہیں عقل اور شعور عطا کر جو سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکے۔

کتنی صاف اور سیدھی سی بات ہے جو ایک بچّے کی عقل میں بھی آسکتی ہے کہ ہر انسان جو اِس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ اپنے رب کی طرف سے مقرر کی ہوئی عمر گذار کر فوت ہو جاتا ہے اور اُس کی روح آسمان پر چلی جاتی ہے اُس کا جسم زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ سات ہزار سال سے یہی کچھ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ حضرت آدم سے لے کر آج تک ہر ملک اور ہر علاقہ میں یہی ہوتا رہا ہے اور کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص مرنے کے بغیر زندہ آسمان پر جا چڑھا ہو۔

اب میرے بھائی یہاں سوچیں گے کہ ہاں یہ بات تو درست ہے کہ آج تک سبھی لوگ فوت ہوتے اور زمین میں دفن کئے جاتے ہیں اور اُن کی روحیں اپنے حقیقی مالک کے پاس چلی جاتی ہیں مگر کوئی شخص کیوں کسی دوسرے طریق سے یعنی زندہ ہی آسمان پر نہیں چلا جاتا۔ کبھی میں بھی یہی سوچا کرتا تھا لیکن اِن سارے خیالات کا جواب اللہ میاں نے اپنی آخری کتاب میں دیا ہوا ہے۔ اللہ میاں نے حضرت آدمؑ کی نسل سے پیدا ہونے والے ہر شخص کے متعلق یہ فیصلہ لکھ دیا ہے کہ

فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝

جس کا مطلب یہ ہے کہ تم اِسی زمین سے پیدا ہو گے۔ یہیں مرو گے اور قیامت کے روز یہیں سے اٹھائے جاؤ گے اِس وعدہ کی وجہ سے اب حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونیوالے انسانوں کو۔ خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو خواہ عیسائی خواہ یہودی۔ امیر ہوں یا غریب سب کو ایک ہی قاعدہ کے مطابق گزرنا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ غریب لوگ تو مر کر اللہ میاں کے پاس پہنچیں اور کوئی بادشاہ بغیر مرے زندہ آسمان پر جا کر بیٹھ جائے۔

ایسی قومیں جن کو سچّی باتوں کا علم نہ ہو اور کہانیاں اور قصّے سُن سُن کر علم بڑھاتی ہوں۔ وہ جنوں اور پریوں جیسی عجیب و غریب کہانیوں کو مزے لے کر سُنتی اور انہیں سچا سمجھنے لگتی ہیں۔ یہ جاہل انسانوں کی بہت بڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزوری ہے۔ اسی کمزوری کی وجہ سے مذہبی واقعات میں بھی ان کو مزیدار اور دلچسپ بنانے کے لئے جھوٹ ملایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک وقت ایسا بھی آن پہنچا کہ وہ مزا ہی مزا رہ گیا اور حقیقت کم ہو گئی۔ اللہ میاں نے اس چیز کا بھی اپنی آخری کتاب میں ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن مجید نے حقیقتوں کو جمع کر دیا ہے باقی فضول باتوں کو چھوڑ دیا ہے۔

انہی جھوٹی مگر مزے دار باتوں میں سے چند ایک یہ ہیں کہ ایک بادشاہ تھا جس کا نام صدق سلم تھا۔ اس کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ ہی کوئی ماں۔ نہ ہی اس سے پہلے اس کا کوئی خاندان تھا۔ گویا وہ آپ ہی آپ سے شروع ہوا تھا۔ ہے کوئی عقل میں آسکنے والی بات۔

پھر یہ کہ ایک اللہ کے پیارے نبی تھے جن کا نام حنوک تھا۔ وہ اللہ میاں کی اتنی باتیں مانتے تھے اتنی باتیں مانتے تھے کہ وہ ایک روز اللہ میاں کے ساتھ باتیں کرتے چلے جا رہے تھے اور بس باتیں کرتے کرتے ہی وہ اللہ میاں کے ملک میں چلے گئے اور پھر زمین پر نہ آئے۔

ایک اور دلچسپ کہانی یوں ہے کہ اللہ کے ایک نبی ایلیا تھے۔ ایک روز وہ اپنے رتھ پر بیٹھ کر کسی پہاڑی علاقہ میں سے گزر رہے تھے اور لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔ دیکھتے دیکھتے انہوں نے رتھ کو بھگایا۔ رتھ اتنا تیز ہو گیا کہ ان کے کپڑے اڑنے لگے۔ کمبل ان پر سے اڑ کر پیچھے گر گیا مگر وہ رتھ بھگاتے چلے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا رتھ آسمان کی طرف اٹھا اور وہ گھوڑے اور رتھ سمیت آسمان پر جا چڑھے اور اب تک وہیں بیٹھے ہیں۔

پھر ایک نبی کا نام خضر بتاتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ وہ مرے نہیں اور آسمان پر بھی نہیں گئے وہ دریاؤں اور سمندروں کے کنارے کنارے پھرتے رہتے ہیں اور بھولے بھٹکے مسافروں اور مصیبت میں پھنسے لوگوں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

ان سب غلط اور عجیب و غریب قصوں میں سے جو قصہ عیسائیوں کی وجہ سے اتنا مشہور ہوا ہے کہ عقلمند قومیں بھی جاہل بن کر جسے سچا سمجھنے لگی ہیں وہ اللہ میاں کے ایک مسکین نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے اسے یوں پیش کیا جاتا ہے کہ یہودی کافروں نے حضرت عیسیٰؑ کو اتنا ستایا اور دکھ دیا کہ اللہ میاں سے یہ دکھ نہ دیکھا گیا۔ زمین پر تو وہ حضرت عیسیٰؑ کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے اس لئے انہیں جسم سمیت زندہ آسمان پر اٹھا لے گئے اور چوتھے آسمان پر انہیں بٹھا دیا۔

اگر ان سب قصوں کو ایک جگہ رکھ کر دیکھا جائے تو یہ سب دلچسپ کہانیاں تو ضرور ہیں مگر ان میں سچائی ہرگز نہیں ہے کیونکہ اللہ میاں نے اپنی کتاب میں فرما دیا ہے کہ میری یہ سنت تبدیل نہیں ہوتی کہ میں کسی کو تو موت دے کر اپنے پاس بلاؤں اور کوئی زندہ آ کر بیٹھ جائے۔ کسی بات پر بھی ایمان لانے کے لئے ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے وہ قرآن پاک کی روشنی میں اس بات کو دیکھ کر مانے۔ قرآن پاک ایک ایسا چھاج ہے جو جھوٹ کے کوڑ کباڑ کو الگ کر کے سچی باتوں کو رہنے دیتا ہے۔ اور جب ہم اس قصہ کو سمجھنے کے لئے قرآن پاک کی گود میں ڈالتے ہیں تو وہاں سے یہ فیصلہ ہوتا ہے:۔

اللہ میاں فرماتے ہیں۔ میں قیامت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن حضرت عیسیٰؑ سے پوچھوں گا کہ کیا تم نے عیسائیوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بنا کر عبادت کرو تو حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے جب تک میں اُن میں رہا وہی کچھ کہتا رہا جو آپ نے بتایا مگر جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو پھر آپ ہی ان کے نگہبان تھے۔"

(سورۃ مائدہ)

اس آیت سے اِس بات کا پتہ چلتا ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد گمراہ ہوئے ہیں۔ آج ہم سب جانتے ہیں کہ عیسائی گمراہ ہیں۔ وہ گمراہ نہ ہوتے تو قرآن مجید کیوں نازل ہوتا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآنِ پاک کے نازل ہونے سے پہلے حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے قرآنِ پاک کا صاف ارشاد ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں خود حضرت عیسیٰؑ کی عمر ایک سو بیس سال بتا چکے ہیں۔

ہم احمدی بچوں کو چاہیئے کہ ہم ہمیشہ سچی باتوں کو مانیں اور ہر سُنے سُنائے قصے اور کہانی کو حقیقت نہ سمجھنے لگیں کیونکہ اسی طرح ہی قومیں گمراہ ہوتی چلی آئی ہیں۔

سنّت اور حدیث

جو شریعت حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی وہ "قرآن شریف" ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کام "سنّت" کہلاتے ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کاموں کی طرح کام کرے اس کو سنّت کی فرمانبرداری کہتے ہیں۔ جو باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں وہ "حدیث" کہلاتی ہیں۔

حدیثیں صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں کی زبانی نقل ہوئیں۔ حدیث کی بہت سی کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری سب سے مشہور اور معتبر کتاب ہے۔ حدیث قرآنِ مجید کے درجہ کو نہیں پہنچتی۔ اوّل درجہ قرآنِ پاک کا ہے۔ دوسرا درجہ سنّت کا ہے اور تیسرا درجہ حدیث کا ہے۔ ہر چیز کو اس درجہ کے مطابق ماننا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جماعتِ احمدیہ کا یہی طریق ہے۔ احمدی لوگ ہر سچی بات مانتے اور ہر غلط بات کی تردید کرتے ہیں اور یہی طریق حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں میں سب سے بڑے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "سب نبیوں کا سردار" اور "خاتم النبیین" قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ۔

(این۔ اے۔ عابد۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ سیرت

حضرت زبیرؓ بن العوام

منصور احمد عابد

عزیز بچو! سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس صحابیؓ کی سیرت آج ہم بیان کرنے لگے ہیں وہ نیکی، تقویٰ، عشقِ رسولؐ، بہادری، اولوالعزمی، فیاضی اور انصاف میں بہت ہی مشہور ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روحانی تعلق کے علاوہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی لحاظ سے جسمانی رشتے بھی تھے اس لئے وہ اپنے آقاؐ کے بہت ہی فدائی تھے۔ اور حضورؐ نے بھی ان کی نیکی، بہادری اور جاں نثاری سے متأثر ہو کر ان کو حواریٔ رسولؐ کا لقب عطا فرمایا تھا۔

حضرت زبیر بن العوامؓ ہجرتِ نبویؐ سے ۲۸ برس قبل پیدا ہوئے۔ سولہ برس کی عمر میں اسلام قبول کر لیا اور کفار کے ظلم و تشدد کا نشانہ بننے لگے۔ انکے ہاں کثرت کے ساتھ اولاد پیدا ہوئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانۂ خلافت میں چونسٹھ برس کی عمر میں حضرت زبیرؓ شہید ہوئے۔ ان کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے جاتے ہیں:-

(۱) ایک دفعہ کسی نے مشہور کر دیا کہ مشرکین نے سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا ہے۔ حضرت زبیرؓ کا اس غمزدہ خبر کا سننا ہی تھا کہ بے خود ہو گئے اور کم سن ہونے کے باوجود ننگی تلوار لے کر مجمع کو چیرتے ہوئے اپنے آقاؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بے چینی کا سبب دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ سنا تھا کہ میرے آقاؐ کو خدانخواستہ گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ سے ان کا عشقِ رسولؐ اور جذبۂ ہمت خوب واضح ہوتا ہے۔

(۲) جب بے کس مسلمانوں کو کفار کی طرف سے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا تو حضرت زبیرؓ پر بھی ان کا چچا بڑی سختی کرتا تھا۔ وہ ان کو چٹائی میں لپیٹ کر باندھ دیتا اور اس قدر دھونی دیتا کہ حضرت زبیرؓ کا دم گھٹنے لگ جاتا۔ لیکن آپؓ اپنے ظالم چچا کو یہی کہتے جاتے کہ کچھ کر لو توحید سے تو باز نہیں آ سکتا۔

(۳) جنگِ اُحد میں جب بعض لوگوں کی غلطی سے فتح شکست کی سی صورت اختیار کرنے لگی اور کفار کے اچانک حملہ سے مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے تو سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف چودہ جانثار صحابہؓ اپنے آقاؐ پر قربان ہو جانے کے لئے آپؐ کے گرد جمع رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان چودہ خوش نصیب صحابہؓ میں عاشقِ رسول ؐ حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

(۴) ۵ھ میں مدینہ کے مسلمانوں کے خلاف جب سارا عرب اُمڈ آیا تو سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو قریظہ (جس کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ تھا لیکن وہ اپنے عہد پر قائم نہیں رہے تھے) سے انکے عہد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہا تو تین مرتبہ فرمایا کہ کون اس اہم اور نازک امر کو سرانجام دے گا۔ حضرت زبیرؓ نے ہر بار عرض کی کہ عاجز حاضر ہے اس پر سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اتنا خوش ہوئے کہ فرمایا کہ ہر نبی کے لئے حواری ہوتے ہیں۔ میرا حواری زبیرؓ ہے۔ پھر حضرت زبیرؓ سے محبت کا اظہار یوں بھی فرمایا کہ انہیں فرمانے لگے فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ یعنی میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔

(۵) سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے زمانۂ خلافت میں جب وسیع پیمانے پر فتوحات اور جنگوں کا آغاز ہوا تو حضرت زبیرؓ ملکِ شام کی عظیم جنگ کے لئے تیار ہوئے اثنائے جنگ میں لوگوں نے کہا کہ اگر آپ حملہ کرکے دشمن کی فوج کے درمیان تک پہنچنے کے لئے تیار ہوں تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میرا ساتھ کب دے سکو گے؟ چنانچہ حضرت زبیرؓ تنہا دشمن کی فوج کا قلب چیرتے ہوئے وہاں جا پہنچے اور کوئی ان کا ساتھ نہ دے سکا۔ جاتے ہوئے تو خیریت سے چلے گئے لیکن واپسی پر ان کو کافی زخم آئے۔ گردن کا ایک زخم تو اتنا گہرا تھا کہ ان کے ایک بیٹے کا بیان ہے کہ ہم بچپن میں زخم کے اس گڑھے میں اُنگلیاں ڈال کر کھیلا کرتے تھے۔ یہ واقعہ حضرت زبیرؓ کی بہادری کی شاندار مثال ہے۔

(۶) جب فتح شام کے بعد مسلمانوں نے مصر کے قلعہ فسطاط کا محاصرہ کیا۔ پورے سات مہینے گزر گئے لیکن کوئی فیصلہ ہونے میں نہ آتا تھا۔ حضرت زبیرؓ نے تنگ آکر کہا کہ آج میں مسلمانوں پر فدا ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر ننگی تلوار ہاتھ میں لی اور سیڑھی لگا کر قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئے۔ نعرے لگاتے ہوئے قلعہ کے اندر اُترے اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ اس طرح مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگئی۔

(۷) سیدنا حضرت عمر خلیفہ ثانیؓ نے اپنی وفات کے قریب خلافت کے لئے چھ آدمیوں کے نام پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخر وقت تک ان سے راضی رہے تھے۔ ان چھ جلیل القدر صحابہؓ میں حضرت زبیر بن العوامؓ بھی شامل تھے۔

(۸) حضرت زبیرؓ کی انصاف پسند طبیعت کا یہ عالم تھا کہ جنگِ اُحد میں اُن کے ماموں حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تو اُن کی والدہ نے بھائی کی تجہیز و تکفین کے لئے دو کپڑے لاکر دئے۔ ساتھ ہی ایک شہید انصاریؓ کی مقدس لاش بھی ننگی پڑی تھی۔ دل نے گوارا نہ کیا کہ ایک لاش (اگرچہ ماموں کی لاش تھی) تو دو چادروں سے ڈھکے اور دوسری بے کفن پڑی رہے۔ فوراً دونوں چادروں کو ناپنا شروع کر دیا وہ چھوٹی بڑی نکلیں۔ پھر قرعہ ڈالا اور دونوں لاشوں کے لئے ایک ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چادر تقسیم کی۔

(۹) حضرت زبیرؓ بڑے دولتمند انسان تھے انکے غلام روزانہ اُجرت پر کام کر کے ایک بڑی رقم حضرت زبیرؓ کے روبرو پیش کرتے تھے۔ حضرت زبیرؓ اپنے نفس کے لئے فقر و فاقہ پسند فرماتے اور ساری رقم صدقہ کر دیتے۔

(۱۰) سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانۂ خلافت میں مسلمانوں کے جھگڑوں کے دوران ایک مسلمان نے دھوکہ دے کر عاشقِ نبیؐ اور حواریٔ رسولؐ حضرت زبیر بن العوامؓ کا اس حالت میں سر تن سے جُدا کر دیا جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ سیدنا حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو قاتلِ زبیرؓ سے بڑی حسرت کے ساتھ فرمایا کہ اے ابنِ صفیہ کے قاتل! تجھے بشارت ہو کہ جہنم تیری منتظر ہے۔ کیونکہ تُو نے اُس انسان کو شہید کر دیا کہ جس نے بار بار سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے مصائب کے بادل ہٹائے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بزرگ اور نیک سیرت صحابیؓ کے درجات بہت بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ضروری اعلان

سالانہ اجتماع کے موقع پر

تشحیذ کی رعایتی قیمت

۱۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے دو صد پچاس (۲۵۰) نادار اور مستحق اطفال کے نام جو ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی پوری قیمت ۵/- روپے ادا نہیں کر سکتے ایک سال کے لئے رسالہ جاری کروانے کا فیصلہ کیا ہے بشرطیکہ وہ اپنے قائد مجلس کی سفارش کے ہمراہ نصف قیمت ۲ $\frac{1}{2}$ روپے بھجوا دیں۔

۲۔ قائد صاحب اپنے مستحق اطفال کی سفارش کرنے سے پیشتر مندرجہ ذیل دو شرائط پوری کریں گے:-

۱۔ مجلس کے کل اطفال کی فہرست تجنید (نام۔ ولدیت عمر۔ کلاس۔ جو مرکزی امتحانات پاس کر چکا ہے ستارہ۔ ہلال۔ قمر۔ بدر) مکمل کر کے شعبہ اطفال کو بھجوائی جائے۔

۲۔ ان کی مجلس اطفال الاحمدیہ کے کل اراکین میں سے ایک تہائی ($\frac{1}{3}$) تشحیذ کے خریدار پہلے ہی موجود ہونے ضروری ہیں۔

نوٹ:- جو مجلس مندرجہ بالا دونوں شرائط پوری کرے گی اس کے کل اراکین میں سے دسواں حصہ اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہی تحریری مقابلہ

ہمارا سالانہ اجتماع

ماہ ستمبر کے لئے انعامی مقابلہ کا جو موضوع مقرر کیا گیا تھا افسوس ہے کہ اس میں بہت کم بچوں نے حصہ لیا۔ چنانچہ مقررہ تاریخ تک صرف مندرجہ ذیل تین بچوں کے مضامین موصول ہوئے:۔

• حافظ عباس علی عاصم ربوہ • مبارک احمد ربوہ • محمد اکبر ہاشمی ایبٹ آباد

ان مضامین میں سے ــ سچی بات تو یہ ہے کہ صحیح معنوں میں کوئی مضمون بھی ایسا نہیں جسے انعام کا مستحق قرار دیا جا سکے۔ بہرحال حافظ عباس علی عاصم ربوہ اور محمد اکبر ہاشمی ایبٹ آباد کے مضمونوں کو نسبتاً بہتر پایا جسکی وجہ سے ان ہر دو کو اوّل اور دوم قرار دیا جاتا ہے۔ بچوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ محنت اور شوق کے ساتھ ان مقابلوں میں حصہ لیا کریں۔ آئندہ ماہ کیلئے مقابلہ کا موضوع یہ مقرر کیا جاتا ہے: "سالانہ اجتماع کے متعلق میرے تأثرات" ــ اجتماع میں شریک ہونیوالے بچوں کو چاہیئے کہ وہ ضرور اس مقابلہ میں حصہ لیں۔ اگر انہیں اجتماع میں کوئی کمی یا نقص نظر آئے تو بیشک اس کا بھی اظہار کریں۔ اسیطرح اگر کوئی مفید تجویز اجتماع کے سلسلے میں انکے ذہن میں ہو تو وہ بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ (ادارہ)

(۱)

اجتماع کے معنی جمع ہونے کے ہیں۔ چونکہ اس موقعہ پر ہر علاقہ کے خادم ربوہ میں جمع ہوتے ہیں اس لئے اسے اجتماع کہتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا اجتماع عموماً ایک ساتھ ہی شروع ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۳۸ء میں قائم ہوئی تھی۔ خدام الاحمدیہ کا پہلا اجتماع ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو مسجد نور قادیان میں ہوا تھا۔

اجتماع کے فوائد تو بے شمار ہیں مختصراً عرض کرتا ہوں۔

سب سے بڑا فائدہ اس کا یہ ہے کہ جماعت کے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت ہوتی ہے ان میں علم و عمل کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔"

(تقریر سالانہ اجتماع ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ الودود کے اس ارشاد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اس اجتماع میں صرف کھیل کود کے لئے ہی اکٹھا نہیں ہوا جاتا بلکہ اس کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ یہ ہے

کہ سوئی ہوئی روحوں کو بیدار کیا جائے
مردہ دلوں اور جسموں میں زندگی کی ایک
نئی کرن پیدا کی جاوے۔ علم کے پیاسوں
کو چشمۂ علم سے سیراب ہونے کا موقع
فراہم کیا جاوے۔
جو لوگ مرکز سے باہر رہتے ہیں اُن
کے لئے مرکز میں آنے کے مواقع پیدا
کئے جاویں۔ خدام کی دینی اور دنیاوی
سُستیاں دُور کی جاویں اور انہیں
چوکس بنایا جائے۔

اگرچہ اجتماع کے دن چند گنتی کے ہوتے ہیں لیکن سیکھنے والی قومیں ان سے بھی بہت کچھ سیکھ لیتی ہیں۔ خدام جب دُور دُور سے مرکز میں آتے ہیں اور ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں تو اُن کا جذبۂ اخوت اور تیز ہو جاتا ہے اور وہ محبت، ولولہ اور جوش میں آگے سے کئی گنا بڑھ جاتے ہیں انہیں اپنے پیارے آقا حضرت مصلح موعود سے ملاقات کرنے کے کئی مواقع مل جاتے ہیں جو اُن کی تازگیٔ ایمان کا باعث ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجموعی طور پر دعائیں کرنے کا اور مجلس عرفان میں بیٹھنے اور وعظ و نصیحت سُننے کا بھی خوب موقع ملتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

" خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہ رہے۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔"

(تقریر فرمودہ ۴ ۔ فروری ۱۹۴۰ء)

ان فرمودات کے پیشِ نظر ہم پر سالانہ اجتماع کی اہمیت اور افادیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

اس لئے خدام کا فرض ہے کہ وہ اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ اجتماع میں شریک ہوں اور اس کی دینی و دنیاوی برکات سے پوری طرح مستفید ہوں۔

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ ہر خادم کو اس اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق بخشے اور جو کچھ ہم یہاں پر سُنیں ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی توفیق دے۔ آمین ۔

(حافظ عباس علی عاصم جامعہ احمدیہ ——— ربوہ)

(۲)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کچھ ایسی فطرت عطا فرمائی ہے کہ وہ اجتماعی طور پر رہنا پسند کرتا ہے۔ قرونِ اولیٰ میں جب مسلمانوں کے اندر اجتماعیت تھی تو ان کا سکّہ تمام ملکوں پر بیٹھا ہوا تھا مگر جب ان میں یہ سپرٹ نہ رہی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن کی طاقت زائل ہو گئی یہاں تک کہ وہ دوسری اقوام کے محکوم ہو گئے۔ اب اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے مسلمانوں کو ایک ہی جھنڈے تلے لانے کا ارادہ کر لیا۔ اگرچہ ہم تھوڑے ہیں مگر اجتماعی سرگرمی کے لحاظ سے سبقت لے گئے ہیں۔ اس اجتماعی سپرٹ کو تیز کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو چار حصّوں میں تقسیم کر دیا۔

۱۔ انصار اللہ۔ ۲۔ خدام الاحمدیہ ۳۔ اطفال الاحمدیہ ۴۔ لجنہ اماء اللہ۔

اطفال الاحمدیہ میں وہ بچے شامل ہیں جو پانچ سال سے لیکر چودہ سال تک کے ہوتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ احمدیت کی نئی پود احمدیت سے واقف ہو جائے۔ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مرکز میں ہر سال منعقد ہوتا ہے جس میں اطفال علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقریروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں مختلف علاقوں کے اطفال مل جل کر رہتے ہیں اکٹھا کھانا کھاتے ہیں اور اجتماعی طور پر کھیلوں میں حصّہ لیتے ہیں تاکہ اُن کے درمیان اخوت اور محبت کا رشتہ قائم رہے اور وہ ایک دوسرے کے خیالات سے مستفید ہو سکیں۔ اس اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے ہیں۔ جن میں اوّل، دوم آنیوالوں کو انعامات دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ نماز با جماعت کے علاوہ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس اجتماع کے ذریعے احمدی نونہالوں میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ جاتی ہے اور بچے اس اجتماع کے بعد یہ اشعار پڑھتے ہوئے واپس جاتے ہیں ؎

ہم ہیں قوم کے اچھے بچّے۔ کام کریں گے اچھے اچھے
مل کے کریں گے ہم تدبیریں۔ قوم کی بن جائیں تقدیریں
ثابت ہوں پتھر کی لکیریں۔ باطل کی ٹوٹیں زنجیریں

اس قسم کے اجتماع آجکل کے زہریلے ماحول میں بڑے ضروری ہیں کیونکہ ہمیں آج کل اچھی سوسائٹی ملنی بہت دشوار ہے اس لئے چند روز مرکز میں رہ کر کافی حد تک خراب سوسائٹی کے اثرات ختم ہو سکتے ہیں۔

خداوند تعالےٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے سالانہ اجتماع میں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین +

محمد اکبر ہاشمی
مکان نمبر ۷/۳۰ محلہ کنج قدیم۔ ایبٹ آباد

بھائی جان کی ڈاک (بقیہ صفحہ ۳۶)

اس ماہ کا تشحیذ الاذہان ملا۔ رات گئے تک اس کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس مرتبہ سے رسالہ کے صفحات بڑھانے پر عاجز آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ایک شدید تمنا دل میں رکھتا ہے کہ یہ رسالہ اب کہیں جلد ہی پندرہ روزہ بھی ہو جائے۔

اس مرتبہ رسالہ میں سائنسی مضمون "جانور کے بلبلے" بہت پسند آیا۔ ایسے مضامین کا سلسلہ اگر جاری رہے تو بہت ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ (جلیل احمد عارف ـــ خانیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتفاق

کہتے ہیں مرد اِک نیک تھا * دانا دھنی تھا عقل کا
جب نیک خو مرنے لگا * بیٹے بُلائے ایک جا!!
بیٹوں سے یوں گویا ہُوا * وہ نیک دل وہ باصفا
یہ لکڑیاں بچّو مرے * توڑو انہیں شیرو مرے
ہر اک نے پورے زور سے * چاہا کہ اُن کو توڑ دے
لیکن ہوئے ناکام سب * کہنے لگا وہ نیک تب
جب ہیں اکٹھی لکڑیاں * وہ ٹوٹ سکتی ہیں کہاں
ایک ایک کر کے توڑ دو * پھر آزماؤ زور کو
بچّوں نے جب ایسا کیا * گٹھا تھا سب ٹوٹا ہُوا
پھر باپ نے اُن سے کہا * دیکھا ہے اتّفاق کیا؟
جب تھیں اکٹھی لکڑیاں * ہرگز نہیں ٹوٹیں میاں
جب منتشر وہ ہوگئیں * وہ طاقت اپنی کھوگئیں
گر چاہتے ہو کامراں * دُنیا میں ہونا جانِ جاں
ہرگز نہ ہونا منتشر
مت بھولنا قولِ ثمرؔ

اکرام ربّانی ثمرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ڈوئی کا انجام

عبدالرزاق طاہر ۔ ربوہ

الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا ایک مشہور آدمی تھا یہ شخص اصل میں آسٹریلیا کا رہنے والا تھا وہاں سے امریکہ چلا گیا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے یہ دعوے کیا کہ وہ مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے بطور ایلیاہ کے ہے اور اس کا راستہ صاف کرنے آیا ہے چونکہ مسیح کی آمد کی نشانیاں پوری ہونے کی وجہ سے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مسیح کی آمدِ ثانی کا انتظار تھا اس لئے اس دعوے سے اس کو بہت ترقی ہوئی۔ اس نے ایک زمین خرید کر صیحون نامی ایک شہر بسایا اور اعلان کیا کہ مسیح اسی شہر میں اتریں گے۔

اس شخص کو اسلام سے سخت عداوت تھی اور ہمیشہ اسلام کے خلاف سخت کلامی کرتا رہتا تھا۔ ۱۹۰۲ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہ کریں گے تو سب کے سب ہلاک کر دئے جائیں گے۔ اس پیشگوئی کی خبر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ملی تو آپ نے فوراً اس کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس میں اسلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مسیحیت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے کروڑوں آدمیوں کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں خدا کی طرف سے مسیح بنا کر بھیجا گیا ہوں مجھ سے مباہلہ کر کے دیکھ لو اس سے سچے اور جھوٹے مذہب کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس اشتہار کا ڈوئی نے جواب تو کوئی نہ دیا مگر اسلام کے خلاف بد دعائیں کرنا شروع کر دیں اور اس پر سخت حملے کرنے شروع کر دئے۔ ۱۴۔ فروری کو اس نے شائع کیا کہ میں خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلدی آئے جب اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو میری دعا قبول کر اے خدا تو اسلام کو ہلاک کر۔ پھر ۵۔ اگست ۱۹۰۳ء کو شائع کیا کہ انسانیت پر اس سخت بدنما دھبے یعنی اسلام کو ہلاک کر کے چھوڑے گا۔ جب حضرت اقدس نے دیکھا کہ یہ شخص اپنی مخالفت سے باز نہیں آتا تو آپ نے ۱۹۰۳ء میں ایک اشتہار دیا جس کا نام تھا "ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں"۔ اس اشتہار میں آپ نے لکھا کہ امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرنے اور میرے مقابلہ پر خواہ صراحتاً یا اشارۃً آ جائے تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا مگر اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے لکھا کہ یقین رکھو کہ اس کے صیحون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جلد تر ایک آفت آنیوالی ہے۔ آخر میں اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر دعا کی کہ اے خدا یہ فیصلہ جلد کر کہ "پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے" یہ اشتہار بھی یورپ اور امریکہ میں تقسیم کیا گیا جس وقت یہ اشتہار شائع ہوا۔۔۔ اس وقت ڈوئی کا ستارہ بڑے عروج پر تھا اس کے مریدوں کی تعداد بہت بڑھ رہی تھی اور وہ لوگ اسقدر مالدار تھے کہ ہر نئے سال کے شروع میں تیس لاکھ کے تحائف اُس کو پیش کرتے تھے۔

اِس اشتہار کے شائع ہونے پر لوگوں نے اُس سے سوال کیا کہ وہ کیوں آپ کے اشتہارات کا جواب نہیں دیتا تو اس نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ تم فلاں فلاں بات کا جواب کیوں نہیں دیتے اس نے کہا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کو جواب دوں گا اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں کچل سکتا ہوں۔ اسنے غور نہ کیا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے صاف لکھ دیا تھا کہ اگر یہ اشارۃً بھی میرے مقابلے پر آئے گا تو دُکھ کے ساتھ میری زندگی میں ہلاک ہوگا اُس نے آپ کو کیڑا قرار دے کر اور یہ کہہ کر کہ اگر میں اُس پر اپنا پاؤں رکھدوں تو کچل دوں اپنے آپ کو آپ کے مقابلے پر کھڑا کر دیا۔

آخر کار اللہ تعالیٰ نے جو پکڑنے میں دھیما ہے مگر جب پکڑتا ہے تو سخت پکڑتا ہے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ وہ اچانک سخت بیمار ہو کر معذور ہو گیا اور ایک جزیرہ میں چلا گیا۔ اس کے مریدوں کے دل میں شک پیدا ہو گیا انہوں نے اس کے کمرے کی تلاشی لی تو شراب کی بہت سی بوتلیں ملیں اور اس کی بیوی اور لڑکے نے گواہی دی کہ وہ چھُپ کر خوب شراب پیا کرتا تھا حالانکہ وہ اپنے مریدوں کو سختی سے شراب پینے سے روکتا تھا۔ اس پر اس کی جماعت کی طرف سے اسے ایک تار دیا گیا کہ تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی۔ عیب [illegible] شی۔ ریاکاری۔ غلط بیانی۔ لوگوں کے مال کا ناجائز استعمال اور ظلم پر سخت اعتراض کرتی ہے اِس لئے تمہیں تمہارے عہدے سے معطّل کیا جاتا ہے آخر بیماری کی تکلیف بڑھ گئی تو وہ اِن تکالیف کو برداشت نہ کر سکا اور پاگل ہو گیا۔ لوگوں کو بھی یقین ہو گیا کہ یہ شخص بالکل پاگل ہو گیا ہے اور وہ بھی اس کو چھوڑ گئے اور حضرت اقدس کے یہ الفاظ کہ وہ میرے دیکھتے دیکھتے اِس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ ۸ر مارچ ۱۹۰۲ء کو پورے ہو گئے یعنی وہ حسرت اور دکھ کے ساتھ اِس دنیا سے کوچ کر گیا اس کی موت کے وقت اُس کے پاس صرف چار آدمی تھے اس وقت اس کی پونجی کل تیس روپے کے قریب تھی۔

جب بھی خدا تعالیٰ کے انبیاء کے مقابلہ پر کوئی شخص آتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کو تباہ کر دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں آپ کی امداد کی۔ اور آپ کے دشمنوں کو بُری طرح ناکام، اور وہ دنیا میں خائب و خاسر رہے +

عبد الرزاق طاہر محلہ دار البرکات

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعہ

(۱)

بعض اوقات انسان کی زندگی میں ایسے واقعات بھی آتے ہیں جو تا زندگی اس کے دل پر اپنے نقوش باقی رکھتے ہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ مندمل ہونے کی بجائے گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایسا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا۔

موسمِ گرما کی تعطیلات ہو چکی تھیں۔ جون کا مہینہ اور ضلع ملتان کی گرمی دوزخ کا نمونہ پیش کر رہی تھی۔ ہم سب گھر والوں نے سوات جانے کا پروگرام بنایا جو پاکستان کی شمال مغربی سرحد پر ایک پُر فضا اور دلکش مقام ہے۔ سوات پہنچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے بعض اور بھی رشتہ دار سیر و تفریح کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اُن کی وہاں موجودگی سے ہماری خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔

ایک دن جبکہ موسم بہت خوشگوار تھا ہم نے منگورا جو کہ سوات کا پہلا قابلِ ذکر مقام اور تجارتی منڈی ہے جانے کا پروگرام بنایا۔ منگورا تک جانے والی سڑک دریائے سوات کے ساتھ ساتھ آگے جاتی ہے۔ منگورا پہنچ کر ہم نے خوب سیر کی اور مناظرِ قدرت سے دل بھر کر لطف اندوز ہوئے۔ واپسی پر ہم ایک چشمے کے کنارے ٹھہر گئے۔ یہ چشمہ کچھ دور جا کر دریائے سوات میں مل جاتا تھا۔ چشمے کے چاروں طرف سرسبز درخت اور لہلہاتے کھیت تھے۔ سورج کی روشنی میں چشمے کا صاف شفاف پانی جھلمل جھلمل کر رہا تھا۔ یہاں پہنچ کر اور دلفریب منظر دیکھ کر بڑے بوڑھے تو یہیں بیٹھ گئے اور ہم سب بچے کچھ دور دریا کے کنارے ایک باغ میں چلے گئے۔ یہاں گلاب کے پھول کثرت سے تھے۔ مجھے شروع سے ہی پیازی رنگ کا گلاب بہت پسند ہے اور اتفاق سے تمام باغ میں صرف ایک ہی پیازی رنگ کا گلاب تھا۔ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ میرے قدم بے اختیار اسے لینے کے لئے آگے بڑھے لیکن اس عرصے میں اُس پھول کو میرے ماموں زاد بھائی رؤفی نے بھی دیکھ لیا۔

مجھے گلاب کے پھول کی طرف بڑھتے دیکھ کر اسے شرارت سوجھی اور وہ بھاگ کر پھول کی طرف بڑھا۔ میں اس کا ارادہ بھانپ چکی تھی۔ اور میں اسوقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا تصور کر کے ہی لرز اٹھی جب بے گناہ گلاب کی نازک نازک پنکھڑیاں گھاس پر بکھری ہوئی اپنی بے بسی پر آنسو بہا رہی ہوں گی۔

میں فوراً بڑی تیزی سے گلاب کے پودے کی جانب بھاگی اور آخر کار میں نے وہ پھول روفی کے توڑنے سے پہلے ہی توڑ لیا۔

میں اپنی کامیابی پر خوش تھی لیکن روفی بھی ہمت ہارنے والا نہ تھا وہ گلاب کا پھول لینے کے لئے میرے پیچھے بھاگا۔ اب وہ اور میں دونوں دریا کے کنارے کنارے بھاگ رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر اس نے مجھے جا لیا اور پھول چھیننے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مجھ سے پھول چھین لیتا میں نے پھول کو دریا کی لہروں کے سپرد کر دیا۔ اب روفی حسرت اور غصے سے کبھی مجھے اور کبھی لہروں پر ہچکولے کھاتے ہوئے پھول کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے اُسے کہا اب تک تو تم مجھ سے مقابلہ کر رہے تھے اب ذرا ان لہروں سے چھین کر دکھاؤ تو جانوں!

نہ جانے میری اس ذرا سی بات کا روفی نے کیا اثر لیا کہ فوراً اپنے فل بوٹ جو ایک حد تک وزنی تھے اتارنے لگا۔ میں اب تک یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ مذاق کر رہا ہے لیکن اب روفی مذاق سے ضد پر اُتر آیا تھا۔

اس عرصے میں باقی تمام بچے بھی ہمارے نزدیک پہنچ چکے تھے۔ ہم سب نے اس کے ارادے کو بھانپ لیا تھا مگر ہم میں سے کوئی بھی اسے آگے بڑھ کر نہ روک سکا۔ نہ کوئی شور مچا کہ کسی کو مدد کے لئے بلا سکا کیونکہ سب جانتے تھے کہ روفی ضد کا پکا ہے اگر اسے منع کیا گیا تو وہ کچھ اور نہ کر بیٹھے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے روفی نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ گلاب کا پھول ایک خوفناک بھنور کی زد میں آ چکا تھا۔ ہم سب پوری طاقت سے روفی کو پکار رہے تھے لیکن وہ پھول کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اور ہمارے دل کسی انجانے خوف سے لرز رہے تھے۔ روفی بُری طرح نڈھال ہو چکا تھا۔ اچانک ہماری چیخ و پکار سُن کر ایک ملاح جو کہیں نزدیک ہی تھا ہمارے لئے فرشتۂ رحمت بن کر آیا اور دریا میں کود گیا۔ اُس نے عین اس وقت روفی کو سنبھالا جبکہ وہ لہروں کے رحم و کرم پر تھا۔ تھوڑی دیر بعد نیک دل ملاح بے ہوش روفی کو کندھے پر اٹھائے کنارے پر آ گیا۔ اس کے پیٹ میں پانی بھر چکا تھا۔ ہم روفی کو لئے ہوئے اپنے بزرگوں کے پاس آئے تو انہوں نے سر پیٹ لیا اور ہماری خوشی غمی کا روپ دھار گئی۔ روفی کو اسی وقت نزدیکی ہسپتال لیجایا گیا جہاں ڈاکٹروں کے مسلسل تین گھنٹوں کی کوششوں کے بعد روفی ہوش میں آیا۔

اُس نے آنکھ کھولتے ہی سب سے معافی مانگی کہ آئندہ وہ نہ ضد کرے گا نہ کسی کو تنگ کرے گا اور نہ ہی بغیر سوچے سمجھے کوئی کام کرے گا۔

ہمارے باقی دن سوات میں بہت اچھے گزرے ان تمام دنوں میں ہم نے روفی میں نمایاں تبدیلی محسوس کی اب وہ پہلے جیسا شرارتی اور ضدی نہ تھا بلکہ سب کے ساتھ محبت سے کھیلتا تھا اور ہمارے وہاں رہنے کے دوران ہر روز پہاڑی گلاب کے پھولوں کا ایک خوبصورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلدستہ مجھے بنا کر دیتا۔ وہ اب تک یہی کہتا ہے کہ پیاری گلاب نے مجھے صراطِ مستقیم پر چلا دیا ہے۔

(امۃ الحکیم شہناز ——— لورالئی)

(۲)

سردیوں کی ایک ٹھٹھرتی شام تھی۔ ہم سب کمرے میں بیٹھے گرم گرم چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ابّا جان بولے۔ بچو! آج میں تمہیں اپنی گزشتہ زندگی کا ایک دلچسپ اور ناقابلِ فراموش واقعہ سُناتا ہوں میں نے ایک سفر پر جانا تھا۔ صبح ہوتے ہی بس کے اڈے کی جانب چل پڑا۔ بس تیار تھی اور راستے میں ایسی چڑھائی آتی تھی کہ پُرانے اور کمزور انجن جواب دے دیتے تھے۔ پھر یک لخت ایک کٹھن ڈھلوان شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں بار بار بریک لگانی پڑتی تھی۔ ڈرائیور نے انجن کے گرم ہوتے ہی بریک کو آزمایا بریک درست تھی۔ جب بس چلی تو صبح کے ۹ بجے تھے۔ بس میں بیٹھے تمام مسافر خوش اور مطمئن تھے۔ چڑھائی طے ہو گئی اس وقت سطحِ سمندر سے بلندی ۱۱۳۱۲ فٹ تھی۔ انجن زیادہ گرم نہیں تھا۔ بریک درست تھے اور دباؤ حسبِ معمول۔ ڈرائیور نے مطمئن ہو کر بس ڈھلوان پر چھوڑ دی۔ چوٹی سے تین میل نیچے پہنچ کر کھڑ کھڑ کی معمولی آوازیں آنے لگیں۔ ڈرائیور کی آنکھیں ڈائل کی طرف اٹھیں۔ رفتار خود بخود تیس میل سے زیادہ ہو رہی تھی "عجیب بات ہے" وہ بڑبڑایا۔ اس نے بریک لگانے کی کوشش کی تو دہشت کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔ بریک کام نہیں کر رہے تھے رفتار بڑھ رہی تھی۔ اس نے سب سے نچلا گیئر لگانے کی کوشش کی تو ایک اور خوفناک حقیقت کا علم ہوا۔ یہ گیئر بھی فیل ہو چکا تھا۔ ابھی سترہ میل اور ڈھلوان تھی۔ اور آگے چھ موڑ بھی تھے وہاں بس کیسے سنبھلے گی؟ یہ سوچ کر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ بس تیز سے تیز تر ہونے لگی حتیٰ کہ رفتار ۱۰۰ میل فی گھنٹہ ہو گئی۔ سٹیئرنگ دائیں بائیں بُری طرح حرکت کر رہا تھا۔ موت سامنے نظر آ رہی تھی لیکن راستہ طے ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ سارے موڑ طے ہو گئے۔ اسنے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی۔ اس کی آنکھوں میں اس تصور سے آنسو آ گئے کہ جب بس ریل کے پھاٹک پر پہنچے گی تو ایک مال گاڑی جو ابھی آنیوالی ہے سے ٹکرا کر تہس نہس ہو جائے گی لیکن پٹڑی خالی دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آیا۔ اس کے ہونٹوں پر پھیکا سا تبسّم نمودار ہوا۔

مگر قسمت کو ابھی ہماری نجات منظور نہ تھی۔ بس کی رفتار ۱۲۰ میل فی گھنٹہ ہو گئی تھی۔ شہر کی حد شروع ہونے کو تھی۔ اس کو یہ خیال ستائے جا رہا تھا کہ اس قدر تیز رفتار بس کو وہ شہر کی بے پناہ ٹریفک میں کیسے سنبھالیگا اس خیال کے آتے ہی اس نے ایک بار پھر بریک آزمائے اچانک کھٹ کی آواز کے ساتھ وہ کام کرنے لگے۔ بس کی رفتار کم ہونے لگی۔ سَو۔ نوّے۔ اسّی۔ تیس۔ بیس۔ دس اور پھر بس ایک جھٹکے کے ساتھ رُک گئی اور ہم قدرت کے معجزے پر خدا کے سامنے جُھک گئے"! یہ کہہ کر ابّا جان خاموش ہو گئے۔

سیّد رفیق احمد

ولیسٹرج روڈ بنگلہ ۲۱۷ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا یہ پرچم سینے سے تم لگا لو

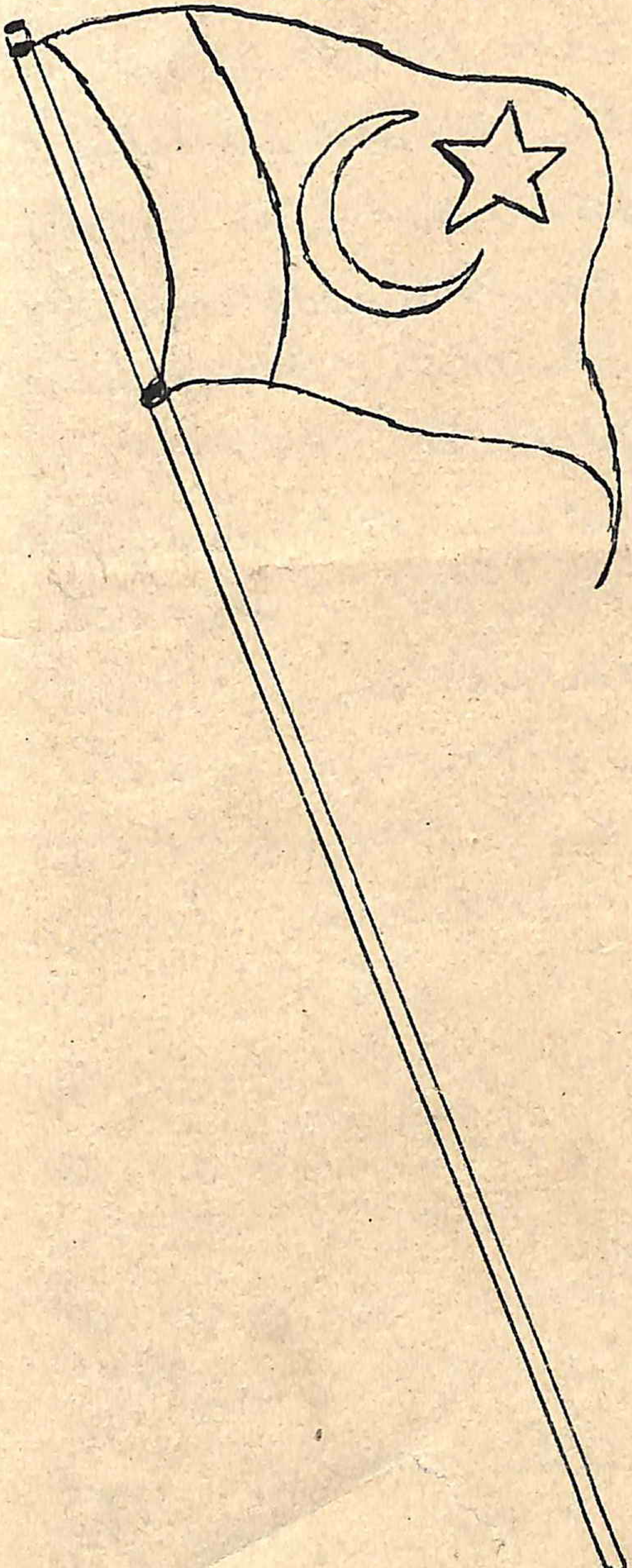

ن۔ ح۔ منیب۔ لاہور

اپنا علم اُٹھا لو۔ اے میرے بھولے بھالو
اسلام کا یہ پرچم سینے سے تم لگا لو

للکار کر جہاں کو!! پرچم بلند کر کے
نیکی کے راستے پر اپنے قدم جما لو

حملوں کی زد میں اپنا ہے پرچم ہلالی
اپنے لہو سے سینچو۔ تم اس میں جان ڈالو

لِلّٰہ میرے پیارو زیرِ عمل ہی رہنا!
زیرِ علم ہی رہ کر اوروں کو بھی سنبھالو

مرکوز ہیں تمہی پر ہر شخص کی نگاہیں
چوکس رہو خدارا احمدؐ کے نونہالو!!

ہے بے عمل مسلماں۔ روٹھا ہوا خدا ہے
روٹھے ہوئے خدا کو اے کاش تم منا لو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی اہمیت

خولیہ عبدالمومن
گولبازار ربوہ

قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی جماعت کو نماز باجماعت پڑھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے اور ہر حالت میں مسلمانوں پر نماز کو فرض قرار دیا ہے۔ نماز مومن کا معراج ہے اور اللہ تعالےٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور آپ اپنی نمازوں کو اتنے ذوق وشوق اور حضورِ قلب سے ادا فرماتے کہ کافر آپ کو دیکھ کر پکار اٹھتے کہ محمد صلعم تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ خلوصِ نیت اور خشوع وخضوع سے ادا کی ہوئی نماز انسان کو عاشقِ صادق بنا دیتی ہے۔ اسی لئے میرے پیارے آقا سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بچوں کو اور بڑوں کو نماز پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور انہیں حکم دو کہ نماز پڑھا کریں۔ اور اگر وہ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو اور اس عمر میں انکو الگ سلاؤ۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات سال کے بچوں پر نماز باجماعت فرض ہو جاتی ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترک الصلوٰۃ شرک۔ نماز کا چھوڑ دینا شرک ہے۔ پھر ایک دوسری حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر۔ یعنی جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص مسلمان رہنا چاہتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو شخص نماز کو ادا نہیں کرتا وہ شرک اختیار کرتا ہے۔ جس طرح جسم کے لئے روٹی ضروری ہے اسی طرح روح کو زندہ اور تازہ رکھنے کے لئے نماز بہت ہی ضروری چیز ہے۔ حدیث میں لکھا ہے کہ مرنے کے بعد قیامت کے روز سب سے پہلا سوال اللہ تعالیٰ نماز کے متعلق پوچھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز باجماعت ادا نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ پس ہم سب احمدیوں کو نماز باجماعت کا پابند ہونا چاہیئے۔ ہمارے چھوٹے بھی ہمارے بڑے بھی ہمارے بوڑھے بھی ہمارے جوان بھی سب کو نماز کا ایک جنون ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ سب کو التزام کیساتھ نمازیں ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہری فیصلہ

اپنے دوست شاہد کے نام ایک خط

(محمد جلال شمس۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

اچھے شاہد! کتنا پیارا وقت تھا جبکہ ہم چھوٹے بچے تھے اور کتنی معصوم وہ زندگی تھی جب ہم دنیا و مافیہا سے بے خبر کھیلنے میں مصروف رہتے تھے تمہیں یاد ہوگا کہ ہم اسکول سے واپس آنے کے بعد کپاس کے کھلیان میں چلے جایا کرتے اور گھنٹوں کپاس کے نرم اور سفید ڈھیروں پر "کھیلتے" کودتے رہتے۔ ہمیں دنیا کے بکھیڑوں سے دُور کا واسطہ بھی نہ تھا۔

وقت گزرتا گیا حتیٰ کہ تم نے جماعت چہارم کا امتحان اوّل پوزیشن سے پاس کیا۔ اور مَیں نے جماعت پنجم میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

تمہیں یاد ہوگا ایک بار جبکہ ہمارا سالانہ تقریری مقابلہ ہوا اس وقت تم جماعت پنجم کے طالب علم تھے اور مَیں ششم کا۔ ہم دونوں نے بھی تقریری مقابلہ میں حصہ لیا شاہد! جب تمہاری باری آئی اور تم نے سٹیج پر پہنچ کر نہایت تحمل سے تقریر شروع کی۔ تمہارے منہ سے نکلنے والے الفاظ الفاظ نہ تھے بلکہ الفاظ کی صورت میں گویا موتی جھڑ رہے تھے۔ تمام حاضرین سراپا گوش بر آواز تھے مقابلہ ختم ہوا۔ جج صاحبان نے نتیجہ کا اعلان کیا۔۔۔۔

شاہد! تم اوّل آئے تھے اور تمہارا اوّل آنا خود تم سے زیادہ میرے لئے خوشی کا باعث تھا۔ مجھے بے انتہا خوشی ہوئی۔ مَیں نے تمہیں مبارکباد دے کر گلے سے لگا لیا۔

شاہد! تمہیں وہ دن بھی خوب یاد ہوگا جبکہ تقسیم انعامات کی تقریب ادا کی گئی۔ انعامات سے تمہاری جھولی بھر گئی۔ اور ان انعامات میں سے ایک انعام آل راؤنڈر اچھا ہونے کا انعام بھی تھا۔ تمام حاضرین تمہیں رشک کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

جب مَیں نے زندگی کی پندرہویں سیڑھی پر قدم رکھا اس وقت تمہارے گلے میں تمہارے گلشنِ حیات کے چودہ پھولوں کا ہار تھا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ہم دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوئے۔ اور یہی وہ وقت تھا جب ہمیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا تھا۔

ایک دن ہمارے شفیق اور بزرگ استاد مولانا غلام حیدر خان صاحب نے ہمیں ایک مضمون لکھنے کا حکم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جس کا موضوع تھا:۔

"میں بڑا ہو کر کیا بنوں گا؟"

میں نے غور کیا اور بہت غور کیا۔ اس وقت مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں کوئی مضمون لکھنے والا نہیں بلکہ اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے والا ہوں۔ میں نے سوچا کہ واقعی آج مجھے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ میں بڑا ہو کر کیا بنوں گا۔

میں سارا دن سوچ و بچار کی بھول بھلیوں میں گم رہا۔ طرح طرح کے خیالات اور قسم قسم کے نظریات میری آنکھوں کے سامنے سے گزرتے رہے مگر مجھے اطمینانِ قلب کا سامان نظر نہ آیا۔

میں سارا دن سوچتا رہا مگر کسی فیصلہ پر پہنچ نہ سکا شام ہونے کو تھی۔ میں تھک ہار کر بغیر کوئی فیصلہ کئے گھر واپس لوٹا اس وقت ابا جان نے مجھے ایک کتاب دی اور پڑھنے کی ہدایت کی۔ میں نے اُسے لے کر کھولا اور سرسری نظر سے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک میری نظر میرے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر پڑی

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے۔" (ملفوظات جلد اوّل)

یہ ارشاد پڑھتے ہی میری ایمانی غیرت جوش میں آئی اور میرے تحت الشعور سے ایک آواز بلند ہوئی جو کہہ رہی تھی۔ دیکھو وقت بڑا نازک ہے۔ اسلام کی کشتی بحرِ ظلمات میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا تن من دھن سب کچھ دینِ اسلام کی خاطر قربان کر دو۔ اور میں نے فوراً ہی دینِ اسلام کی خاطر اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا اور میں اپنے اس "سنہری فیصلہ" پر بہت ہی خوش تھا۔

میں نے اگلے دن صبح تمہیں بھی اپنے فیصلہ سے آگاہ کرنے کی ٹھانی اور نمازِ فجر کے بعد جب تم مجھے مسجد میں ملے تو میں نے بڑی خوشی سے تمہیں یہ خبر سنائی کہ میں اپنی زندگی کو دینِ اسلام کی خاطر وقف کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور پھر تمہیں بھی ابدی حیات کے اس دائمی سرچشمہ سے سیر ہونے کی ترغیب دی۔ میری بات سُن کر تم بغیر کچھ کہے گہری سوچ میں ڈوب گئے۔

چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے باغ میں کلیاں کھل کر پھول بن رہی ہیں۔ پائیں باغ کی نرم و نازک گھاس پر شبنم کے قطرے لعلِ بے بہا کی مانند چمک رہے ہیں۔ فضا میں ہُو کا عالم طاری ہے اور میں دارالاقامہ کے وسیع و عریض صحن میں بیٹھا بچپن کی بیتی یادوں کو ذہنِ پریشاں میں مستحضر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وہ یادیں جو اب بھولی بسری کہانیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہاں تو میں نے تمہیں اپنے اس فیصلہ سے آگاہ کیا۔ تم نے مجھے مبارکباد دی اور جب میں نے تمہیں بھی اسی فیصلہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی تو تم خاموش ہو گئے۔ اور بالآخر میرے ساتھ وعدہ کر لیا کہ میں پوری کوشش کروں گا کہ میں بھی تمہاری طرح اپنی زندگی خدمتِ دینِ اسلام کی خاطر وقف کر دوں۔

شاہد! مجھے یقین تھا کہ تم ضرور دنیا کو حقیر سمجھ کر لات مار کر دور پھینک دو گے اور سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوئے اپنی زندگی وقف کر دو گے۔ مگر آہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاش کہ ایسا ہوتا!

وقت گزرتا گیا منٹ گھنٹوں میں اور گھنٹے دنوں اور دن ہفتوں اور مہینوں میں بدلتے چلے گئے۔ تم نے میٹرک کا امتحان سکول میں اوّل پوزیشن لے کر پاس کیا۔ یہی وقت تمہارے وعدہ کے پورا ہونے کا وقت تھا۔ مجھے امید تھی کہ تم میری خواہش کو پورا کرو گے مگر۔۔۔ افسوس کہ تم نے میری امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے اور میرے ارمانوں کا خون کرتے ہوئے ایک اور لائن اپنے لئے منتخب کر لی۔ شائد والدین کے مجبور کرنے پر یا شائد اپنی مرضی سے۔

میرا دل بیٹھنے لگتا ہے۔ اور میرے احساسات کو سخت چوٹ لگتی ہے جب میں یہ سوچتا ہوں کہ تمہارے جیسا ذہین اور شریف نوجوان قربانی کی روح سے نا آشنا ہے۔

شاہد! مجھے اب بھی امید ہے کہ تم دنیا کو مُردہ کی مانند سمجھ کر اس سے کنارہ کش ہو جاؤ گے اور اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ گے۔ کہتے ہیں کہ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔

اچھے شاہد! خدا کے لئے میری اس امید پر پانی مت پھیرو۔ تم آؤ۔ اور ضرور آؤ۔ تاکہ ہم اپنے آقا و مولیٰ سرورِ کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بوئے ہوئے پودے کے لئے اپنے خون کا ناچیز ہدیہ پیش کریں۔ وہ پودا جو آج مرجھایا ہوا ہے۔ اور جو بے نفس احمدی نوجوانوں کے پاک خون سے سرسبز و شاداب ہو گا۔ آؤ کہ ہم اپنے پیارے آقا کی عظیم الشان فوج میں شامل ہو جائیں اور علمِ اسلام اور لوائے احمدیت کو ہاتھوں میں تھامے ہوئے گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔ ہم پھیل جائیں مشرق میں۔ پھیل جائیں مغرب میں۔ پھیل جائیں شمال میں۔ پھیل جائیں جنوب میں۔ ہم پھیل جائیں دنیا کے کونے کونے میں۔ حتیٰ کہ روئے زمین اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کی فلک شگاف آوازوں سے گونج اٹھے اور ہر گھر سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور زمین کا چپہ چپہ صدق اور راستی سے بھر جائے اور حق اپنی تمام صداقتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ آمین۔

میرے اچھے شاہد! کیا تم میری اس امید کو پورا نہیں کرو گے؟ کیا تم میرے ان خوابوں کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دو گے؟ کیوں نہیں؟ ضرور کرو گے۔ ہاں ہاں ضرور۔ تاکہ ہم اپنے ایک بزرگ خالدِ احمدیت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم رضؓ کی اس آرزو کے پورا کرنے والے ہوں کہ ؎

"وہ منظر کس قدر خادم مسرت آفریں ہوگا
زمانے پر تسلط جب مرے آقا کا دیں ہوگا"

احمدی بچوں

کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ "تشحیذ" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمدردی اور شفقت

(سید نعیم حیدر۔ ربوہ)

کہتے ہیں کہ حاتم طائی کے زمانہ میں عرب میں ایک بادشاہ نوفل حکومت کرتا تھا۔ نوفل کو حاتم طائی سے دشمنی تھی۔ کیونکہ حاتم سخاوت میں مشہور تھا اور نوفل خود کو ایسا تصور کرتا تھا اس لئے نوفل نے بہت سی فوج جمع کی اور حاتم سے لڑائی کی ٹھانی۔ حاتم نے سوچا اگر لڑائی ہوئی تو بہت سے خدا کے بندے مارے جائیں گے اور اسکا گناہ میرے سر ہوگا۔ چنانچہ حاتم تن تنہا ایک غار میں جا چھپا جب نوفل کو معلوم ہوا تو اس نے اعلان کروا دیا کہ جو کوئی حاتم کو پکڑ کر لائے گا اسے پانچ سو اشرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ اس لالچ میں کئی لوگ حاتم کو تلاش کرنے نکل پڑے۔

ایک دن ایک بڑھیا اور بڈھا اپنے چار بچوں کے ساتھ اس غار کے منہ پر (جس میں حاتم چھپا ہوا تھا) لکڑیاں چننے جا پہنچے تو وہ بڑھیا کہنے لگی کہ اگر ہمیں حاتم کہیں مل جاتا تو ہم اس کو نوفل کے سامنے پیش کر کے پانچ سو اشرفیاں انعام حاصل کرتے اور آرام سے زندگی بسر کرتے۔ وہ بوڑھا کہنے لگا کہ ہماری قسمت میں لکڑیاں چن کر گزارہ کرنا ہی ہے۔ حاتم نے ان دونوں کی باتیں سنیں تو وہ کہنے لگا یہ انسانیت سے بعید ہے کہ اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے کو فائدہ نہ پہنچائے۔ اگر کسی کے دل میں اپنے بھائی کے لئے محبت و ہمدردی کے جذبات نہیں تو اُسنے اپنی پیدائش کی غرض کو بھی ہرگز پورا نہیں کیا۔

حاتم ان کی باتیں سُنکر غار سے باہر نکل آیا اور بوڑھے سے کہنے لگا کہ مجھے نوفل کے پاس لے چل . . . مَیں ہی حاتم ہوں۔ وہ لکڑہارا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور سوچنے لگا کہ کیا معلوم بادشاہ اس سے کیا سلوک کریگا۔ وہ نہ مانا اور کہنے لگا "مَیں اب نہیں کروں گا"۔ حاتم نے کہا کہ مَیں ہمیشہ اس بات کا آرزومند رہتا ہوں کہ میرا جان و مال کسی کے کام آئے۔ اور اس بوڑھے کی کافی منتیں کیں کہ اس کو بادشاہ کے پاس لے چلے اور بادشاہ نے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرے۔ آخر لاچار ہو کر حاتم نے کہا کہ اگر تو ہمیں لے جائے گا تو مَیں خود نوفل سے جا کر کہوں گا کہ اس لکڑہارے نے مجھے غار میں چھپا رکھا تھا۔ اس بوڑھے نے کہا اگر بھلائی کے بدلے بُرائی ملے تو یہی مقدر سمجھوں گا۔ اس دوران اور بھی بہت سے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمع ہو گئے اور حاتم کو پکڑ کر نوفل کے پاس لے چلے اور وہ بوڑھا بھی پیچھے پیچھے ہو لیا۔ دربار میں نوفل کے سامنے جا کر سب ڈینگیں مارنے لگے اور جب سب خاموش ہو گئے تو حاتم نے نوفل سے کہا "اگر تم سچ پوچھو تو وہ بوڑھا لکڑہارا مجھے پکڑ کر لایا ہے اس کو پہچانو اور جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو"۔

تب نوفل نے لکڑہارے سے پوچھا۔ لکڑہارے نے سب بات صحیح صحیح بتا دی۔ نوفل نے لکڑہارے کو پانچ سو اشرفیاں انعام دیں اور جھوٹے دعویداروں کے سر پر پانچ پانچ سو جوتے لگانے کا حکم دیا۔ جونہی حکم ہوا جوتیاں پڑنے لگیں اور جھوٹ بولنے کی سزا انہوں نے پالی۔

تب نوفل نے سوچا کہ ایسے آدمی سے دشمنی رکھنا کوئی اچھی بات نہیں۔ اسنے حاتم کا ہاتھ بڑی محبت اور گرم جوشی سے پکڑا اور عزت و تکریم کر کے اس کو اپنے ساتھ بٹھلایا۔ حاتم کی املاک اس کو واپس کر دی اور قبیلہ طے کی سرداری اس کو دوبارہ سونپی۔ وہ بوڑھا لکڑہارا انعام کی پانچ سو اشرفیاں لے کر حاتم کو دعا دیتا ہوا رخصت ہوا۔

عزیز بچو! جس انسان کے دل میں محبت اور رحم کے جذبات نہیں اسنے اپنی پیدائش کی غرض کو ہی نہیں سمجھا۔ وہ نہ دنیا میں ہر دلعزیز ہو سکتا ہے اور نہ آخرت کے لذیذ ثمرات کا وارث ہو سکتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ کامیابی اور بامرادی حاصل کریں تو ہمیں اپنے اندر یہ صفات حسنہ پیدا کرنی چاہئیں۔

(بقیہ نقد و تبصرہ از صفحہ ۳۴)

حیات قمر الانبیاءؓ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل یہ کتاب مکرم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ایسے مشہور اور بلند پایہ ادیب کی تصنیف ہے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے مقام اپنی صفات اور اپنی اہم دینی خدمات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں جو بلند پوزیشن حاصل کی تھی اس کا تقاضا تھا کہ آپ کی سوانح حیات مرتب کی جائے۔ سو الحمد للہ کہ اس سلسلے میں یہ پہلی کتاب ہے جو ظاہری اور معنوی خوبیوں کیساتھ زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے۔ جیسا فاضل مصنف نے اس کے پیش لفظ میں تحریر فرمایا ہے یہ حضرت میاں صاحب کی ایک مختصر سوانح حیات ہے۔ اس میں زیادہ زور آپ کی سیرت و کردار اور آپ کے پاکیزہ اور بلند اخلاق پر دیا گیا ہے اور اسی چیز کی جماعت کو زیادہ ضرورت تھی ویسے فاضل مصنف نے آپ کی زندگی کے قریباً تمام قابل ذکر حالات و واقعات کا بھی ذکر کیا ہے اور آپ نے جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے اس کی تفصیل تو خاص طور پر بڑی محنت کے ساتھ مرتب کی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب احمدی بچوں کے مطالعہ اور انکی تربیت کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اور غیر از جماعت اصحاب میں اسکی اشاعت بھی یقیناً مفید ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ احباب کثرت کیساتھ اسے خریدیں گے پڑھیں گے اور زیر مطالعہ رکھیں گے۔ صفحات ۲۸۸ قیمت تین روپیہ فی جلد۔ ملنے کا پتہ محمد احمد اکیڈیمی۔ رام گلی ۳۔ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک مبارک احمد
ربوہ

عدالت

کردار

• شہر کا قاضی — عمر ۶۰ سال ★ • غریب موچی — عمر ۴۰ سال

• شہر کا رئیس — عمر ۴۵ سال ★ • رئیس کا نوکر — عمر ۲۵ سال

پہلا منظر

(شہر کا بارونق بازار ہے۔ ہر طرف چہل پہل ہے۔ لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ شہر کا رئیس جوتیاں خریدنے کی غرض سے ایک موچی کی دکان میں داخل ہوتا ہے)

رئیس۔ (رعب دار آواز میں) بھئی میرے ماپ کا کوئی جوتا ہے۔

موچی۔ جی ہاں حضور!

رئیس۔ دکھلاؤ تو بھلا۔ (موچی جوتا نکال کر دیتا ہے)

موچی۔ یہ دیکھئے حضور یہ رہا وہ جوتا۔ (رئیس کو جوتا ٹھیک بیٹھتا ہے)

رئیس۔ (ایک اور ماپ نکالتے ہوئے) اچھا تو اِس ماپ کا کوئی اچھا سا لیڈی جوتا تو دکھاؤ۔ (موچی جوتا نکالتا ہے)

موچی۔ یہ لیجئے حضور!

رئیس۔ بہت خوب کیا دلکش جوتا ہے۔ اچھا تو بتلاؤ دونوں جوتوں کے کتنے بنے۔

موچی۔ (حساب لگا کر) حضور دونوں جوتوں کی قیمت صرف ۶۰ روپے۔

رئیس۔ اچھا! تو یہ رقم میں آپ کو ایک ہفتہ کے اندر اندر پہنچا دوں گا۔

موچی۔ بہت اچھا حضور!

(رئیس چلا جاتا ہے اور موچی دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے)۔

(پردہ گرتا ہے)

دوسرا منظر

(پورا ایک ہفتہ ہو گیا مگر رئیس نے ابھی تک پیسے نہ بھجوائے۔ چنانچہ موچی نے رئیس کے گھر خود جانے کا فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا اور جا کر دروازے پر دستک دی)
رئیس کا نوکر۔ (اندر سے آواز دیتا ہے) کون ہے!
موچی۔ (خاموش رہتا ہے)
نوکر۔ (دروازہ کھولتے ہوئے) کیوں بھئی کیا بات ہے؟
موچی۔ مجھے رئیس صاحب سے کام ہے۔
نوکر۔ وہ کوئی کام کر رہے ہیں اس وقت نہیں آسکتے۔
موچی۔ انہیں کہیں کہ ایک ہفتہ پہلے آپ جو مجھ سے جوتیاں لے کر گئے تھے اس کے پیسے لینے آیا ہوں۔
(نوکر چلا جاتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آجاتا ہے)
نوکر۔ رئیس صاحب کہتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی کسی موچی سے جوتا وغیرہ نہیں خریدا۔
موچی۔ انہیں کہیں کہ وہ خود باہر آکر مجھ سے بات کریں۔
(نوکر چلا جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد رئیس اور نوکر دونوں آتے ہیں)
رئیس۔ (گرجدار آواز میں) کیا بک بک لگا رکھی ہے تو نے!؟
موچی۔ (ڈرتے ہوئے) آپ جو مجھ سے جوتیاں لے کر گئے تھے اسی کے پیسے لینے آیا ہوں۔
رئیس۔ (غصے سے) میں کہتا ہوں میں نے تم سے کوئی جوتیاں نہیں لیں۔ دفع ہو جاؤ میری نظروں سے ورنہ کھڑے کھڑے نکلوا دوں گا۔
موچی۔ مگر۔۔۔حضور!۔۔۔۔میں۔۔۔ت۔۔۔ت
نو۔۔۔لو۔۔۔لوٹ۔۔۔جا۔۔۔جاؤں گا۔
رئیس۔ (اور غصے سے) "لٹ جاؤ گے" کے بچے میں کہتا ہوں دفع ہو جاؤ۔
(موچی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جاتے ہیں اور وہ دل ہی دل میں رئیس کو بد دعائیں دیتا ہوا شہر کے قاضی کے پاس جاتا ہے)
قاضی۔ کیا بات ہے؟
موچی۔ میں لٹ گیا۔ بس میں لٹ گیا۔
قاضی۔ کیوں لٹ گئے۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟
(موچی نے شروع سے لیکر آخر تک تمام قصہ سنا ڈالا)
قاضی۔ داروغہ!۔ او داروغہ!!
داروغہ۔ جی حضور!
قاضی۔ شہر کے رئیس کو یہ حکم دو کہ کل صبح آٹھ بجے عدالت میں حاضر ہو۔
داروغہ۔ بہت اچھا حضور (داروغہ چلا جاتا ہے)
قاضی۔ (موچی سے) اچھا بھئی تم بھی کل آٹھ بجے آجانا۔
(موچی بھی چلا جاتا ہے)
(پردہ)

تیسرا منظر

(اگلے دن عدالت لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ جونہی گھڑیال نے آٹھ کا گھنٹہ بجایا رئیس اور غریب موچی کو کٹہرے میں حاضر کیا گیا اور کارروائی شروع ہوئی)
قاضی۔ (موچی سے) بتاؤ تم اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہو۔
(موچی نے شروع سے لے کر تمام واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب سے بیان کر دے)

قاضی۔ (رئیس سے مخاطب ہو کر) اور اب بتاؤ تمہارا بیان کیا ہے۔

رئیس۔ (حضور! یہ شخص میرے گھر آیا اور مجھے کہنے لگا آپ جو جوتیاں لے کر گئے تھے اُس کے پیسے لینے آیا ہوں۔ حالانکہ اس سے مَیں نے کسی قسم کی جوتیاں نہیں خریدیں اور مجھے یہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے مَیں نے اسے دھتکارا)

قاضی۔ (کچھ دیر غور کرنے کے بعد) اچھا بھئی موچی تمہارے پاس اس چیز کا کیا ثبوت ہے کہ یہ تم سے جوتیاں لے کر گیا تھا۔

موچی۔ حضور! اگر رئیس صاحب اپنے گھر کی تمام جوتیاں اکٹھی کر دیں تو مَیں اُن میں سے اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی جوتیاں پہچان جاؤں گا اور بالکل ویسی ہی جوتیاں میری دکان میں اور بھی موجود ہوں گی جو بالکل ویسی ہی تیار کی گئی ہیں۔

قاضی۔ (داروغہ سے) جاؤ اور رئیس کے گھر کی تمام جوتیاں اکٹھی کر کے لے آؤ۔ اس کے علاوہ موچی کی دکان سے بھی دو جوڑے جوتیوں کے لیتے آنا۔

داروغہ۔ بہت اچھا حضور (داروغہ چلا جاتا ہے)

(تھوڑی دیر بعد داروغہ واپس آجاتا ہے اور رئیس کے گھر سے لائی ہوئی جوتیاں موچی کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

قاضی۔ (موچی سے) پہچانو کہ کونسی جوتیاں تمہاری بنائی ہوئی ہیں۔

(موچی دو جوڑے الگ کر کے کہتا ہے)

موچی۔ یہ ہیں حضور میری بنائی ہوئی جوتیاں۔

قاضی۔ (داروغہ سے) موچی کی دکان سے جو جوتیاں لائے ہو دکھاؤ۔

(قاضی موچی کے منتخب کردہ جوتوں کا مقابلہ اُس کی دکان کی جوتیوں سے کرتا ہے۔ جو ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔

(قاضی کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد فیصلہ سُناتا ہے)

قاضی۔ (تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر) ہم نے غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مجرم شہر کا رئیس ہے اور غریب موچی پر ظلم کیا گیا ہے۔ عدالت رئیس کو حکم دیتی ہے کہ وہ غریب موچی پر ظلم ڈھانے کی بناء پر ۲۰ روپے جوتیوں کی قیمت اور ۴۰ روپے مزید بطور جرمانہ ادا کرے +

(پردہ گرتا ہے)

پہیلیاں

۱۔ سفید مرغ چلتے چلتے رُک گیا
لاؤ چاقو گردن کاٹیں پھر وہ چلنے لگ گیا۔

۲۔ بازار جانا چاہو چیزیں لانا کھانے کو علاوہ پینے شربت
دانتوں کی ٹِک ٹِک بکری چارا

جوابات:۔ قلم (۲) تربوز (ناصرہ تبسم قادر جہلم کینٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیاری چڑیا

زاہد الحسن زاہد۔ لاہور

مری پیاری چڑیا میرے پاس آ
پھدکتی ہوئی شاخ پر بیٹھ جا
ذرا دُم ہلا کر کوئی گیت گا
گلستاں میں اپنا نشیمن بنا

مری پیاری چڑیا میرے پاس آ

مرا دل پریشاں ہے مجھ کو ہنسا
منڈیری سے اُڑ کر ادھر بیٹھ جا
تو ننھے سے دل کو نہ مجھ سے ڈرا
یہ بھورے ہیں لے بھنتے جی چاہے کھا

مری پیاری چڑیا میرے پاس آ

کبھی سبز پتے کو مُنہ میں چھپا
ہری گھاس میں اپنے جی کو لبھا
کبھی سبز بیلوں کا جھُولا بنا
مجھے چیں چیں چوں چوں کا نغمہ سُنا

مری پیاری چڑیا میرے پاس آ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے احمدیت کی خبریں

(بھائی جان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت

ماہِ ستمبر کے دوران دن کے وقت تو عموماً حضور پُرنور کی طبیعت ٹھیک رہی۔ البتہ رات کو اکثر بے چینی اور ضعف کی شکایت ہو جاتی رہی۔ شروع ماہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کو کھانسی اور سینہ اور بائیں پسلی میں درد کی بھی شکایت رہی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد دور ہو گئی۔ حضور پُرنور اپنی بیماری کے باوجود سلسلہ کے مخلصین اور بزرگان کو شرفِ ملاقات بخشتے رہے۔ دورانِ ماہ کُل پچاس احبابِ جماعت نے حضور کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ دعا ہے کہ شافی خدا ہمارے پیارے امام کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین +

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

سیرالیون کے احمدیہ مشن نے سیرالیون کے صدر مقام فری ٹاؤن میں ایک سیکنڈری سکول کا اجراء کیا ہے۔ سکول کی عمارت زیرِ تعمیر ہے جس پر خرچ کا اندازہ ۶ ہزار پونڈ کے قریب ہے۔ سکول کے اجراء کے اعلان پر نو صد کے قریب امیدوار طلباء کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ فری ٹاؤن سے چھ میل دور بمقام لنسر نہایت مناسب جگہ پہاڑی کی بلندی پر ایک زمین کا قطعہ برائے تعمیرِ مسجد حاصل کیا گیا ہے احبابِ جماعت نے وہاں وقارِ عمل شروع کر دیا ہے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں میئر آف فری ٹاؤن، نائب وزیرِ اعظم اور دو وزیر مواصلات، وزیرِ تعلیم اور سفیر متحدہ عرب جمہوریہ مع اپنے فرسٹ سیکرٹری اور بیگمات احمدیہ مشن فری ٹاؤن میں تشریف لائے۔ انہیں تبلیغ کی گئی۔

لائبیریا کے وائس پریذیڈنٹ، سیرالیون کے نامزد وزیرِ اعظم، سیرالیون کے موجودہ وزیرِ اعظم اور گنی کے صدر سے بھی ہمارے مبلغینِ کرام نے مختلف مواقع پر ملاقات کی اور زبانی تبلیغ کے علاوہ انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ تعلیم یافتہ احباب کو سلسلہ کے اخبارات اور رسائل باقاعدہ بھجوائے جاتے رہے۔

فری ٹاؤن کے ایک غیر احمدی مسلمان وزیر نے جو کہ جماعتِ احمدیہ کی مساعی کے مداح ہیں احمدیہ مشن کو چندہ بھی بھجوایا۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۶ افراد نے (اسلام احمدیت [illegible]) +

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں احمدیہ مشن کی مساعی

عید الاضحیٰ کے موقع پر ریڈیو لائبیریا کے نمائندہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی انچارج مشن کا دس منٹ کا انٹرویو نشر کیا۔ اس میں آپ نے عیدالاضحیٰ کے بارے میں چند سوالات کے جوابات دئے۔ مشرقی افریقہ کے ایک مسلمان لیڈر حاجی علی سینٹ لائبیریا کے دورہ پر آئے۔ یہاں انہوں نے ایک پریس کانفرنس بلائی۔ اس دوران ان سے احمدیہ مشن کے بارہ میں بھی ایک سوال ہوا جس کا جواب انہوں نے یوں دیا کہ میں احمدیت کے شدید ترین مخالفین میں سے تھا لیکن جب سے میں نے دنیا کے مختلف ممالک کا دورہ کیا ہے اور متعدد مقامات پر احمدیہ جماعت کے کام کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ صرف یہی ایک جماعت ہے جو صحیح معنوں میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ساقی صاحب نے ایک گورنمنٹ سکول میں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر تقریر کی اور اسکے بعد اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو بالاختصار بیان کیا۔ طلباء نے اس تقریر میں اس قدر دلچسپی لی کہ تقریر کے بعد اسلام کے بارے میں انہوں نے متعدد سوالات کئے کہ جن کے مناسب جوابات دئے گئے۔ اسلام کی پیاری تعلیم سے ایک طالب علم تو اتنا متاثر ہوا کہ اسنے وہیں اعلان کر دیا کہ میں تو اسی مذہب کو پسند کرتا ہوں اور مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۸ افراد جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ العلی العظیم۔

جلسہ سیرت حضرت قمر الانبیاءؓ

مؤرخہ ۶ ستمبر ۶۲ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے سیرت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے موضوع پر وسیع پیمانے پر ایک جلسے کا انعقاد کیا۔ یہ جلسہ محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضرت قمر الانبیاءؓ کی سیرت طیبہ کے بارے میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی اور محترم مرزا عبدالحق صاحب کی ٹھوس اور مؤثر تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ارسال فرمودہ ایک خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ جملہ تقاریر کا خلاصہ یہ تھا کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سلسلہ کی خاص خدمات سرانجام دیکر آئندہ نسلوں کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال قائم کر دکھائی ہے اور آپ کی یاد کو زندہ رکھنے کا طریق یہی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگیاں خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف کر دکھائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات

مؤرخہ ۱۶-۱۷ ستمبر ۶۲ء کی درمیانی شب محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ ۶۲ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مؤرخہ ۱۷ ستمبر کو آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی روز عصر کے وقت بہشتی مقبرہ کے میدان میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں نعش کو حضرت امّ المومنینؓ کے مزار مقدس کی چاردیواری کے اندر سپرد خاک کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ سیّدہ مرحومہ حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ تھیں۔ آپ نہایت صابرہ وشاکرہ، مہمان نواز، خوش خلق اور ہر ایک کے ساتھ بہت محبت وشفقت کے ساتھ پیش آنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشدامنہ ہونے کا خصوصی شرف بھی بخشا تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی آپ کے داماد تھے۔

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

مؤرخہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر ۶۴ء جلسہ گاہ کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی "اے" اور "بی" ٹیموں کے علاوہ پاکستان ریلویز، واپڈا، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی نامور ٹیمیں شامل ہوئیں۔ تین دن میں مجموعی طور پر چھ میچ کھیلے گئے جن میں پاکستان کے چنندہ اور منتخب کھلاڑیوں نے زور آزمائی اور ہنر مندی کے جوہر دکھا کر بہت اونچے اور معیاری کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم جناب راجہ نصر اللہ خان صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر جھنگ نے اپنے مختصر خطاب سے فرمایا۔

پہلے روز ربوہ کی "اے" ٹیم اور واپڈا کے مابین پہلا میچ اور سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے مابین دوسرا میچ کھیلا گیا۔ پہلے میچ میں میدان ربوہ کے ہاتھ رہا اور دوسرے میچ میں سیالکوٹ کی ٹیم نے فتح حاصل کی۔ دوسرے روز بھی مختلف ٹیموں کے درمیان مقابلہ جات ہوتے رہے تیسرے روز "اے" ٹیم ربوہ اور پاکستان ریلویز کے درمیان فائنل میچ کھیلا گیا جو کہ بہت معیاری اور دلچسپ تھا۔ اس میں ربوہ کی ٹیم نے چیمپئن شپ جیت لی۔ بالآخر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ دعا پر اس ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔

مبلغین سیرالیون اور طلبائے گھانا کی آمد

مؤرخہ ۲۹ ستمبر ۶۴ء بذریعہ چناب ایکسپریس مبلغین سیرالیون (مغربی افریقہ) مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم مولوی اقبال احمد صاحب سیرالیون میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ گھانا (مغربی افریقہ) کے دو احمدی طالب علم مکرم یوسف یاسین صاحب اور مکرم عبدالواحد بن داؤد صاحب بھی ربوہ آئے۔ یہ ہر دو طلباء ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کریں گے اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن جا کر خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کریں گے۔ اہلِ ربوہ نے ریلوے اسٹیشن پہنچ کر ہر دو مبلغینِ اسلام اور دونوں طلباء کو نہایت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کا ربوہ میں آنا مبارک کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقد و تبصرہ

کامیابی کی راہیں

حال ہی میں شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے چار دیدہ زیب کتابیں "کامیابی کی راہیں" کے نام سے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو انشاء اللہ احمدی بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گی۔ اس سلسلہ کی پہلی کتاب جو اطفال کے لئے مقررکردہ امتحان ستارۂ اطفال کے نصاب پر مشتمل ہے شائع ہو چکی ہے اور باقی حصّے بھی امید ہے کہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع تک شائع ہو جائیں گے۔ زیرِ نظر کتاب ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور خوبصورت ٹائیٹل پیج کے علاوہ ۶ جاذبِ نظر اور مفید تصاویر سے بھی مزین ہے۔ اس کی افادیت کا اندازہ لگانے کے لئے ہم حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحریر فرمودہ "تعارف" میں سے اس کی اہم خصوصیات درج ذیل کرتے ہیں:۔

- "۱۔ ان کتب میں بچوں کی علمی اور عملی ضروریات کو ان کی عمر کے لحاظ سے ایسے رنگ میں پورا کیا گیا ہے جس سے بچوں میں دلچسپی قائم رہے۔
- ۲۔ بچوں کے لئے اسلامی عقائد، عبادات اور تاریخِ اسلام کو بڑے سادہ اور عام فہم رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔
- ۳۔ جماعتِ احمدیہ کے مخصوص مسائل، تاریخ اور کارناموں سے واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔
- ۴۔ عملی تربیت کے لئے اسلامی شہریت کے شاندار اصول بیان کئے گئے ہیں۔ اور ایسے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر بچے جماعت کے مفید اور مخلص خادم بنیں گے۔
- ۵۔ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے مقررکردہ چار امتحانات (ستارۂ اطفال، (۲) ہلالِ اطفال، (۳) قمرِ اطفال، (۴) بدرِ اطفال۔ کے نصاب کو بھی مدِّنظر رکھا گیا ہے تا ہر احمدی بچہ اِن چاروں امتحانات کی مکمل تیاری کر سکے۔"

مندرجہ بالا سطور سے اس سلسلۂ کتب کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مجالس اطفال الاحمدیہ تو انہیں خریدیں گی ہی لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ احمدی والدین اور احمدی جماعتیں بھی اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر کثرت کے ساتھ ان کتب کو خریدیں اور ان سے کما حقّہٗ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

قیمت:۔ پہلا حصّہ ۳۰ پیسے۔ دوسرا حصّہ ۵۰ پیسے۔ تیسرا حصّہ ۷۵ پیسے۔ چوتھا حصّہ ۷۵ پیسے

چاروں کتب کا مکمل سیٹ -/۲ روپے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

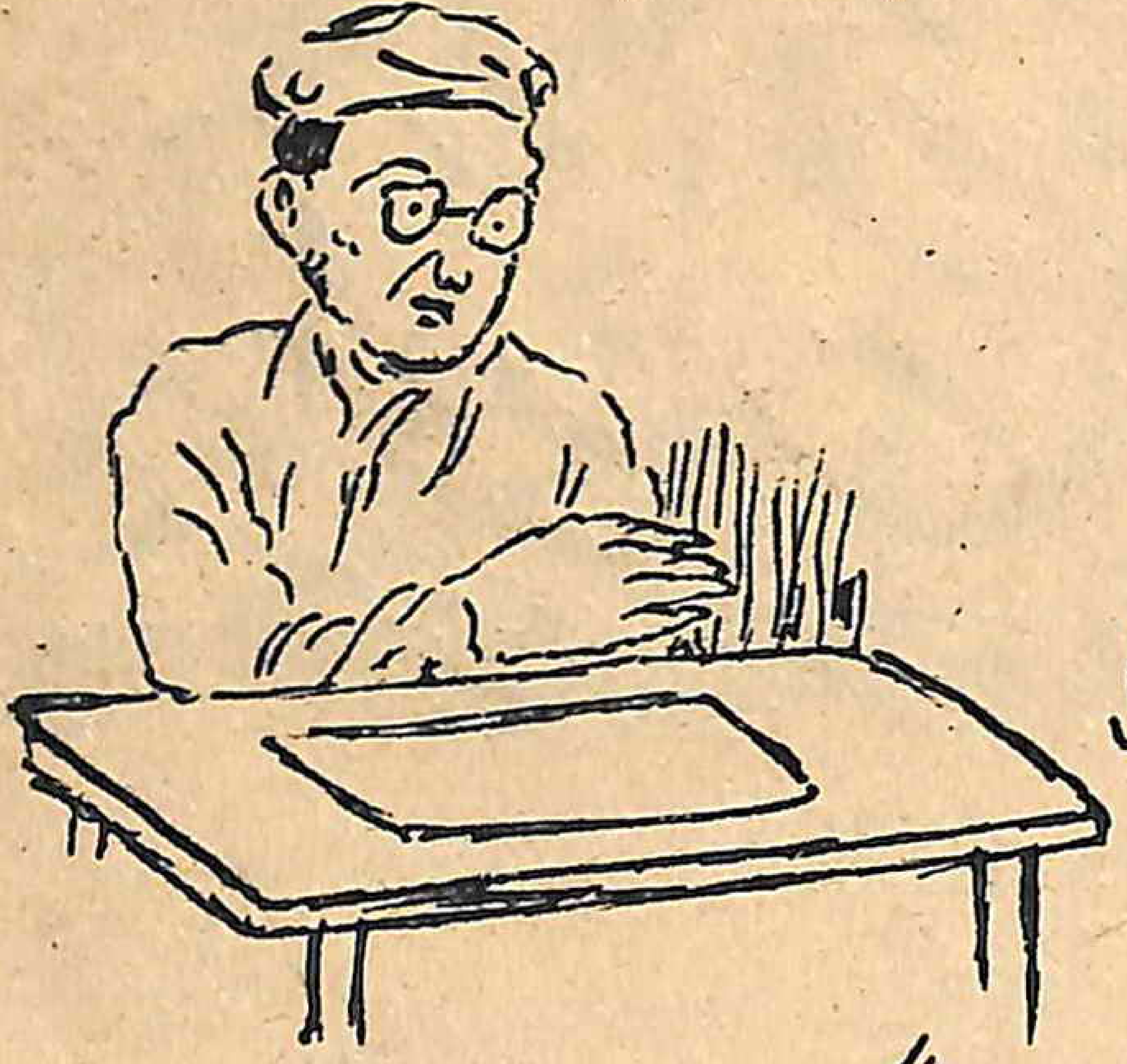

مسکراہٹیں

ننھا۔ بھیّا اِس فقیر کو روٹی مت دیا کرو۔
بھیا۔ کیوں ننھے۔
ننھا۔ یہ فقیر خدا کے لئے روٹی مانگتا ہے مگر خود کھا لیتا ہے۔

جج۔ (ملزم سے) تم نے اس آدمی کا خون کیا ہے۔
ملزم۔ نہیں حضور
جج۔ کوئی گواہ
ملزم۔ حضور میں کوئی گواہ لے کر قتل کرنے نہیں گیا تھا۔
(ملک محمد احمد افضل۔ غلہ منڈی ربوہ)

• ایک شخص کی گھڑی چلتے چلتے رک گئی جب اُسنے کھولا تو اُس میں ایک مکھی مری ہوئی پائی۔ اسنے سوچا کہ شائد گھڑی کا ڈرائیور تھا جو مر گیا ہے۔ اسی لئے گھڑی کھڑی ہو گئی ہے۔ اسنے ایک زندہ مکھی پکڑ کر بند کر دی۔

استاد (شاگرد سے) ڈاکہ کی جمع کیا ہے۔
شاگرد۔ جناب ڈاکو۔
(مرزا محمد رفیق۔ کنری ضلع تھرپارکر)

استاد (شاگرد سے) تم کل سکول کیوں نہیں آئے۔؟
شاگرد۔ جی میں گر گیا تھا اور لگ گئی تھی۔
استاد۔ کہاں گر گئے تھے اور کہاں لگ گئی تھی۔
شاگرد۔ جناب پلنگ پر گر گیا تھا اور آنکھ لگ گئی تھی۔

ماں (بیٹی سے) دودھ میں چوہا گر گیا ہے۔
بیٹی۔ تو دودھ میں بلّی چھوڑ دیں۔

استاد (شاگرد سے) بتاؤ جب ریل گاڑی آتی ہے تو سڑک کا پھاٹک کیوں بند کر لیتے ہیں۔
شاگرد۔ تاکہ گاڑی بھاگ کر شہر میں نہ گھس جائے۔
(ناصرہ تبسم قادر۔ جہلم کینٹ)

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکر گزاری

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم

ماہ ستمبر کا پیارا تشحیذ الاذہان ملا۔ اس مرتبہ آٹھ صفحات زائد تھے۔ رسالہ کا دیکھنا ہی تھا کہ دل باغ باغ ہو گیا۔ آپ مبارکباد کے واقعی مستحق ہیں۔ ہم صدر انجمن احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ وہ ہماری تربیت اور دلچسپی کے سامان کرتے ہیں۔

(تنویر احمد مبشر — چنیوٹ)

"برخوردار"

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کچھ عرصہ سے آپ نے رسالہ میں ایک چھوٹا سا تصویری فیچر "برخوردار" شروع کر رکھا ہے۔ تصویر کے نیچے جو عبارات درج ہوتی ہیں وہ ہر رسالہ میں تقریباً ملتی جلتی ہوتی ہیں یہ کچھ اچھا معلوم نہیں دیتا۔ آپ براہ کرم عاجز کا یہ مشورہ قبول فرمائیے کہ کوئی اچھا سا کارٹون اور اس کے نیچے کوئی اچھی سی عبارت درج فرمایا کیجئے۔

(خاکسار ملک مبارک احمد — ربوہ)

دلچسپ رسالہ

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ماہ ستمبر کا تشحیذ الاذہان ملا۔ سچ جانیئے جب تک اوّل سے آخر تک رسالہ کا مطالعہ نہ کر لیا چین نہ آیا۔ اسی طرح ہر ماہ کے تشحیذ الاذہان کا ایک ایک لفظ دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔ گو میں دیگر رسالوں اور اخبارات کا بھی مطالعہ کرتا ہوں لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان میں جو مجھے دلچسپی ہے وہ تو خاص اہمیت کی حامل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسالہ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور قارئین رسالہ کو اس میں مزید دل لگی اور دلچسپی لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(لطیف احمد فاری — بھیرہ)

ایک تمنّا — ایک تاثر

پیارے بھیا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باکسنگ

(قسط نمبر ۲)

یہ تو تھی باکسنگ کی تاریخ اب ذرا اس کے قوانین و قواعد پر ایک نظر ڈالیں تو ہم ان کو اسکی تاریخ سے کچھ کم دلچسپ نہ پائیں گے۔

یوں تو اس کھیل کے کئی چھوٹے چھوٹے قاعدے ہیں لیکن میں صرف وقت کی تنگی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے یہاں چند بڑے قوانین پر بحث کروں گا۔

باکسنگ کا اکھاڑہ مربع نما لکڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اسکی اونچائی زمین سے تقریباً تین فٹ ہوتی ہے۔ اسکے چاروں طرف رسے لگائے جاتے ہیں۔ بین الاقوامی قاعدے کے مطابق اکھاڑہ چودہ سے لیکر اٹھارہ فٹ مربع تک ہوتا ہے۔

مقابلہ شروع ہونے سے پہلے منتظمین مقابلہ دونوں کھلاڑیوں کو ایک ایک مختلف رنگ کی شناختی بیلٹ دیتے ہیں جو کہ ان کو اپنی کمر پر باندھنی ہوتی ہے۔ مقابلے کے وقت آٹھ اونس سے کم یا زیادہ وزن کے دستانے پہننے کی اجازت نہیں ہوتی۔

تمام بڑے مقابلوں میں سترہ سال سے کم عمر کا جوان حصہ نہیں لے سکتا۔ باکسر کو کھیلنے سے پہلے طبی معائنہ کروانا پڑتا ہے۔ تمام انٹرنیشنل باکسنگ کے میچوں میں تین راؤنڈ ہوتے ہیں۔ ہر راؤنڈ تین منٹ کا اور ہر راؤنڈ کے بعد ایک منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ وقفے کے دوران باکسر کے دو ہدایت کار اس کو وقتاً فوقتاً ہدایات دیتے اور دباتے رہتے ہیں۔ میچ کے دوران تین جج ایک ٹائم کیپر اور ایک ریفری ہوتا ہے۔ تینوں جج ایک دوسرے سے علیحدہ بیٹھے ہوئے اپنی اپنی پرچی پر دونوں باکسروں کے راؤنڈ کا فیصلہ لکھتے جاتے ہیں۔ تین راؤنڈز کے بعد ریفری تینوں ججوں سے فیصلے کی پرچیاں لے لیتا ہے دو ججوں کا فیصلہ جس باکسر کے حق میں ہو وہ جیت جاتا ہے اور ریفری اعلان کے طور پر اس کا ہاتھ اونچا کر دیتا ہے۔

ریفری کے مزید فرائض کھیلنے والوں کی غلطیاں بتانا۔ کھیل کے شروع کرنے سے پہلے ان کا تعارف کروانا اور ضروری ہدایات دینا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ پکڑنا۔ کھلے ہاتھوں سے مارنا بار بار رسوں کا سہارا لینا۔ پیٹ کے نیچے مارنا۔ کہنی سے ضرب پہنچانا۔ سر پر مارنا یا پشت پر مارنا سب فاؤل ہیں۔

جب کبھی کوئی باکسر غلط کھیل کا مظاہرہ کر رہا ہو تو ریفری کا فرض ہے کہ اس کو اس کی غلطیوں سے آگاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے اور اگر آگاہ کرنے کے باوجود وہ مزید غلطیاں کرتا چلا جائے تو ریفری کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ اسکو تین بار آگاہ کرنے کے بعد مقابلہ سے خارج کر دے۔ اگر میچ کے دوران کوئی باکسر ڈاکٹری لحاظ سے اَن فٹ ہو جائے تو ریفری کھیل بند کروا سکتا ہے۔ ریفری کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوتا ہے۔

میچ کے دوران طبّی امداد کا پورا پورا انتظام ہوتا ہے۔ اگر کوئی باکسر مکّہ لگنے سے گر جائے تو ریفری اُس کو دس سیکنڈ کی مہلت دیتا ہے۔ اگر اس اثنا میں وہ فرش پر سے نہ اُٹھے تو اس کو باکسنگ کی زبان میں ناک آؤٹ (KNOCKOUT) کہتے ہیں اور مقابلہ مخالف باکسر جیت جاتا ہے۔

بچو! جیسا کہ آپ اخباروں میں پڑھتے ہیں اِن دنوں ہمارے ملک میں یہ کھیل بڑی مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ خاص کر یہ کھیل ہماری مسلح افواج کی روزانہ زندگی کا ایک اہم جزو ہے۔ اب یہ کھیل ہمارے سکولوں۔ کالجوں اور دوسرے اداروں میں بھی بڑی تیزی سے اپنایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں مختلف مقامات پر مختلف کلبیں اس کھیل کو ترقی دینے میں کوشاں ہیں۔

ننھے منّے تارے

(بقیہ صفحہ ۱۲)

ساڑھے چار سال میں زمین پر پہنچی۔ اور دھروتارے کی روشنی ۸۰ سال میں زمین تک پہنچتی ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ بعض تاروں کی روشنی دنیا کے آغاز سے اب تک ہماری زمین پر نہیں پہنچ سکی۔

گرمیوں میں سورج کی روشنی ہم سے برداشت نہیں ہوتی لیکن ویگل ستارے کی روشنی سورج سے دس ہزار گنا زیادہ تیز ہے۔ یہ زمین سے اتنی دور ہے کہ اس کی روشنی صرف دکھائی دیتی ہے لیکن حرارت محسوس نہیں ہوتی۔

خدمتِ خلق کا قابلِ قدر کام

(بقیہ صفحہ ۱۶ کالم ۱)

اطفال ابھی اتنا کام کر ہی نہ پائے تھے کہ عارضی پُل مکمل ہو گیا اس لئے انہوں نے کام ختم کر دیا۔

غیر از جماعت احباب نے جماعتِ احمدیہ کے نونہالوں کے اس جذبہ کو سراہا۔ روزنامہ "مشرق" نے اپنی اشاعت مورخہ ۵/۹/۶۴ میں۔ روزنامہ "کوہستان" نے اپنی اشاعت مورخہ ۸/۹/۶۴ میں اور روزنامہ "امروز" نے اپنی اشاعت مؤرخہ ۹/۹/۶۴ میں کام کرتے ہوئے ان اطفال کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

جب ہمارے ایک وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ سے مل کر ان بچوں کے کام کی رپورٹ پیش کی تو انہوں نے ان نونہالوں کے اس جذبۂ خدمتِ خلق کی بہت تعریف کی۔

سیکرٹری خدمتِ خلق
مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ ⟸⟹ سوال و جواب

بشارت احمد تنویر ـــ ربوہ

س۔ اشتراکیت کا علمبردار "کارل مارکس" کب پیدا ہوُا اور کب فوت ہوُا؟

ج۔ کارل مارکس ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوُا اور ۱۸۸۳ء میں اس جہان سے رخصت ہوُا۔

سیّد رفیق احمد ـــ راولپنڈی

س۔ یہ تو بتائیے کہ ربوہ کی آبادی کتنی ہے؟

ج۔ ربوہ کی آبادی پندرہ بیس ہزار کے درمیان ہے۔

س۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا کیا نام تھا؟

ج۔ سلسلہ احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار کا نام "الحکم" تھا۔

این اے۔ عابد ـــ ربوہ

س۔ جنگِ جمل سے کیا مراد ہے؟

ج۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک جنگ لڑی گئی جس میں حضرت عائشہ جمل (اونٹ) پر سوار تھیں۔ یہ لڑائی جنگِ جمل کے نام سے مشہور ہے۔

س۔ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کب جاری ہوُا تھا اور اس کے پہلے ایڈیٹر کون تھے؟

ج۔ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" جنوری ۱۹۰۲ء میں جاری ہوُا تھا اور اس کے پہلے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب مرحوم تھے۔

صفیہ جبیں ـــ لائل پور

س۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت کتنی ہے؟

ج۔ پہلے آپ بتائیے کہ آپ نے اپنے رسالہ کی اشاعت بڑھانے میں کیا حصّہ لیا ہے؟

س۔ ربوہ میں سبزہ اور گھاس وغیرہ اُگانے کی کوئی خاص کوشش کیوں نہیں کی جا رہی؟

ج۔ ربوہ میں شجر کاری کے لئے متواتر کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے خوشکن نتائج بھی آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں۔

ناصر احمد طاہر ـــ چک ۱۸۴ ہ ر ضلع بہاولنگر

س۔ جب بادل گرجتے ہیں تو اس وقت کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ج۔ جب بادل گرجیں تو اس وقت سیّدنا حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا پڑھنی چاہیئے "اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ"۔ یعنی اے ہمارے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں آرام دے۔

~~~~~~~~

ثمینہ ناز ـــ جھنگ صدر

س۔ اگر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خط لکھنا چاہوں تو کس پتہ پر لکھوں؟

ج۔ ربوہ کے پتے پر خط بھیجیئے اور صرف حضور کا اسمِ گرامی لکھ دینا ہی کافی ہے۔

س۔ کیا آپ مجھے کسی امریکن یا کسی اور ملک کی احمدی بہن کا ایڈریس بھیج سکتے ہیں۔ میں ان سے قلمی دوستی کرنا چاہتی ہوں۔

ج۔ اس کے لئے آپ وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

~~~~~~~~

عصمت رخسانہ ـــ چک منگلا

س۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کب مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

ج۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ۲۰۔ فروری ۱۹۴۴ء کو کیا تھا۔

س۔ اشاعت کے لئے کوئی مضمون بھیجنا ہو تو کیا ضروری ہے کہ کاغذ کے ایک طرف ہی لکھا جائے؟

ج۔ جی ہاں! مناسب یہی ہے کہ مضمون کاغذ کے ایک طرف ہی لکھا جائے۔

~~~~~~~~

عبد الوحید ـــ بھیرہ

س۔ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا مشن کہاں قائم ہوا تھا؟

ج۔ ممالکِ بیرون میں جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا مشن سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی کے عہدِ مبارک میں لندن میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی کے ذریعہ قائم ہوا تھا۔

س۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی نے کون کون سی کتب تصنیف فرمائی ہیں؟

ج۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی کی چند تصنیفات کے نام یہ ہیں:۔

- فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب۔
- فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب۔
- ایک عیسائی کے تین سوال اور انکے جوابات۔
- تصدیق براہینِ احمدیہ
- ابطال الوہیتِ مسیح
- ردّ تناسخ
- خطوط جواب شیعہ و ردّ نسخ قرآن
~~~~~~~~

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• تفسیر سورۂ جمعہ

• نور الدین بجواب "ترک اسلام"

س۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر کون تھے؟

ج۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے سب سے پہلے صدر مکرم مولوی قمر الدین صاحب تھے۔

سید علی محمود ۔۔۔ سرگودہا

س۔ تشحیذ الاذہان کے لفظی معنی کیا ہیں؟

ج۔ تشحیذ الاذہان کے لفظی معنی ہیں "ذہنوں کو جلا بخشنا"۔

س۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی سب سے پہلی تصنیف کونسی ہے؟

ج۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی سب سے پہلی تصنیف "فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب" ہے۔

س۔ افریقہ میں احمدیہ مشن کی طرف سے جاری ہونیوالے کسی اخبار کا نام بتائیے؟

ج۔ احمدیہ مشن نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی طرف سے ایک مشہور اخبار "The Truth" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔

چونڈہ میں پہلا تربیتی اجتماع

(بقیہ صفحہ ۴۶)

کے پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنے بچوں کو مجلس اطفال الاحمدیہ کا رکن بنائیں۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ناظم صاحب اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے اجتماع کی غرض و غایت اور پروگرام حاضرین اجتماع کے سامنے پیش کیا۔ بعدہٗ سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے تربیتِ اولاد اور گزشتہ مسلمان بچوں کے بہادرانہ کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کو اشاعتِ اسلام اور خدمتِ دین کے لئے کمربستہ رہنے کی تلقین کی اور بیش از قیمت مفید نصائح کیں۔ بعد ازاں دعا کے بعد اجتماع کے دوسرے پروگرام شروع کئے گئے جو علمی۔ دینی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات پر مشتمل تھا۔

اختتامی تقریب:۔ شام کو اختتامی تقریب انعقاد پذیر ہوئی جس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ عزیز سید علی احمد طارق (طفل سیالکوٹ) نے کی نظم محمد اسلم خادم چونڈہ نے پڑھی اسکے بعد مکرم ناظم صاحب اطفال نے اجتماع کی کارروائی و علمی و ورزشی مقابلہ جات کے نتیجہ کا اعلان کیا اور بتایا کہ ان مقابلہ جات میں اول، دوم، سوم آنے والے اطفال کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے بھجوائے جائیں گے۔ اسکے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مجلس چونڈہ کی طرف سے مجلس سیالکوٹ کے عہدیداران واطفال کا شکریہ ادا کیا اور مجلس چونڈہ کے عہدیداران واطفال کا بھی شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا اور اطفال کو رخصت دی گئی اور سیالکوٹ کے اطفال کو بحفاظت بذریعہ ٹرین سیالکوٹ واپس لایا گیا۔ (ناظم اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننّھے مُنّے تارے

کریم احمد منیر جھنگ

یہ تارے جنہیں ہم پیار سے ننھے مُنّے تارے کہتے ہیں اصل میں بہت بڑے بڑے اجسامِ فلکی ہیں۔ اور ان میں سے بعض پر سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق دریا، پہاڑ جنگلات اور نباتات پائے جاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک خاص قسم دُم دار تاروں کی ہے۔

موجودہ سائنس اِن پر کوئی خاص روشنی نہیں ڈال سکتی۔ جب کوئی تارا گردش کرتا ہوا زمین کے قریب آجاتا ہے تو سائنسدان دُوربین کے ذریعے اُس کا مطالعہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ بعض تاروں پر سورج کی کشش کا اتنا اثر ہے کہ وہ مقررہ مدت کے بعد سورج کے قریب آجاتے ہیں۔ کچھ عرصہ قریب رہنے کے بعد پھر غائب ہو جاتے ہیں اور مقررہ مدت کے بعد پھر قریب آجاتے ہیں۔ اُن تاروں میں سے ایک کا نام ہیلی ہے۔ یہ ہر ۷۵ سال کے بعد دکھائی دیتا ہے۔ یہ ۱۹۱۰ء میں دکھائی دیا تھا اب ۱۹۸۵ء میں دکھائی دیگا۔ یہ ایک لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے اس کے سر کا قطر ۳ لاکھ ۷۵ ہزار میل تھا اور اس کی دُم کی لمبائی ۹۴ لاکھ میل تھی۔ جب یہ تارا ظاہر ہوا تو اسکی گردش کا رُخ زمین کی طرف تھا اور خدشہ تھا کہ زمین سے نہ ٹکرا جائے لیکن ۲ کروڑ ۷۵ لاکھ میل کے فاصلے سے گزر گیا۔

ایک اور دُم دار تارا ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا۔ اس کی دم کی لمبائی ۴۰ لاکھ میل تھی۔ اس کے متعلق سائنسدانوں کا خیال تھا کہ یہ زمین سے ٹکرا جائے گا لیکن یہ ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ میل کے فاصلے سے گزر گیا۔ اسی طرح ۱۹۰۰ء میں ایک سات دُموں والا تارا دکھائی دیا جس کی ہر ایک دُم کی لمبائی ۷۰ لاکھ میل تھی۔

اگر خدانخواستہ اِن تاروں میں سے کوئی تارا ہماری زمین کے ساتھ ٹکرا جائے تو ہماری زمین آن کی آن میں ریزہ ریزہ ہو جائے۔ اور اگر کوئی قریب سے بھی گزرے تو زمین جل کر خاک بن جائے۔ سمندروں کا پانی اُبل جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر ہوا میں اُڑ جائیں۔

سورج زمین سے ۱۳ لاکھ گنا بڑا ہے لیکن بعض تارے سورج سے بھی ہزاروں گنا بڑے ہیں۔ سورج زمین سے ۹ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے اور اس کی روشنی ۱ لاکھ ۸۴ ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ۸ منٹ میں زمین تک پہنچتی ہے۔

سٹاری الف ایک اور تارا ہے جس کی روشنی

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

نام۔ قریشی اشفاق احمد مجاہد

عمر۔ ۱۷ سال

مشاغل۔ مطالعہ تشحیذ الاذہان اور قلمی دوستی

پتہ۔ کوٹھی نمبر ۱۶۔ بی۔ نیو سول لائن۔ سرگودھا

نام۔ معین الدین عباسی

تعلیم۔ دہم

مشاغل۔ مطالعہ تشحیذ الاذہان۔ مضمون نگاری۔ قلمی دوستی۔ فوٹو جمع کرنا اور کرکٹ کھیلنا۔

پتہ۔ معرفت طیب علی صاحب۔ اے علوی سیکنڈری سکول نزد آدم مسجد بالمقابل سٹی کورٹ کراچی شہر ۱۔

نام۔ امان اللہ قربان

تعلیم۔ دہم

مشاغل۔ مطالعہ تشحیذ الاذہان۔ جلسوں میں شرکت اور کرکٹ کھیلنا۔

پتہ۔ مکان نمبر ۳۳/۲۔
گلی حقیقت رائے۔ محلہ دھاروالی
سیالکوٹ شہر۔

نام۔ منیر احمد طاہر

عمر۔ ۱۲ سال

تعلیم۔ ہفتم

مشاغل۔ مطالعہ تشحیذ الاذہان، شجرکاری اور فٹ بال کھیلنا۔

پتہ۔ معرفت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گگو منڈی ضلع منٹگمری۔

نام۔ مسعود احمد طاہر

عمر۔ ۱۵ سال

مشاغل۔ تلاوت قرآن مجید۔ خطوط نویسی۔ تقریر کرنا اور فٹ بال کھیلنا۔

پتہ:۔
بشیر آباد اسٹیٹ۔ ضلع حیدرآباد سندھ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کے چیدہ چیدہ کارنامے

گزشتہ دو ماہ جبکہ سکولوں میں موسمی تعطیلات تھیں اطفال کا کام ہر لحاظ سے جوبن پر رہا۔ تربیتی کلاسوں اور اجتماعات کی کثرت رہی۔ اطفال نے اپنے اجتماعات کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماعات کی رونق کو بھی بڑھایا۔ مرکزی دفتر کو بھی اس عرصہ میں خوب کام کرنے کا موقع ملا۔ اختصار کے ساتھ آمدہ رپورٹوں کی خاص خاص باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

۱۔ **یومِ والدین** کے جلسے بڑی کثرت سے منائے گئے۔ کراچی والوں کا سالِ رواں کا دوسرا ایسا جلسہ ۱۶ اگست کو احمدیہ ہال میں منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے فرمائی۔

اسی طرح ایک اور موقع پر اطفال کی حوصلہ افزائی کے لئے کراچی کے امیر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بھی اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

کراچی کے اطفال کے اجتماع کا پروگرام بھی بہت عمدہ تھا۔ امید ہے کہ جس طریق پر کراچی کے اطفال کا کام چلایا جا رہا ہے چند سالوں میں ہی وہاں کے ہونہار نونہال جماعت اور ملک کی شاندار خدمات سرانجام دینے کی قابلیت پیدا کر لیں گے۔

۲۔ **ترگڑی میں یوم والدین**۔ شہروں کو چھوڑ کر دیہات میں بھی یومِ والدین کی تقاریب بڑی کامیاب رہی ہیں۔ ضلع گوجرانوالہ کی چار دیہاتی مجالس ترگڑی۔ گوچک۔ تلونڈی کھجور والی۔ راہوالی نے مل کر ترگڑی میں یومِ والدین منایا۔ پروگرام صبح سویرے شروع ہوا اور رات گیارہ بجے ایک پبلک جلسے پر ختم ہوا۔ دیہاتی زندگی میں بچوں کی گہما گہمی۔ علمی اور ورزشی مقابلے اس رنگ میں ہوئے کہ ہر خاص وعام کی دلچسپی کا باعث بنے۔

خدمتِ خلق۔ اس سال بارشوں کی غیر معمولی کثرت نے کئی علاقوں میں تباہی مچائی۔ سیالکوٹ شہر کے قریب "نالہ ایک" کا پل بھی سیلاب کی نظر ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی مکرم مبشر احمد صاحب پال ناظم اطفال سیالکوٹ اطفال کو حرکت میں لے آئے اور موقع پر پہنچ کر جانباز بچوں نے رات گئے تک کئی گھنٹے پانی میں کام کیا۔ عورتوں۔ بچوں اور بوڑھوں کے علاوہ سائیکلوں تانگوں اور سامان کو پار پہنچانے میں ہر رنگ میں مدد کی۔ اس واقعہ کی تصاویر روزنامہ "مشرق" اور "کوہستان" نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائع بھی کیں۔ اطفال کے اس کارنامے پر ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ نے بھی اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

پیدل سفر۔ "بدر اطفال" کے امتحان پاس کرنیوالوں کے لئے پیدل سفر کرنا بھی ضروری ہے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے کرنی کی مجلس اطفال الاحمدیہ نے اچھا طریق سوچا۔ وہاں سے گیارہ بارہ میل کے فاصلہ پر دوسری مجلس نبی سر روڈ ہے کرنی کے اطفال پیدل سفر کرکے وہاں پہنچے اور نبی سر روڈ کے اطفال کے ساتھ علمی مقابلے کئے گئے۔ اس طرح دوسری مجلس کی بیداری کا بھی باعث بنے۔ جامعہ کے طلبہ نے بھی تعطیلات کے دوران وہاں کے اطفال کی مدد فرمائی۔

اجتماع۔ اس عرصہ میں تربیتی کلاسیں اور اجتماع تو ہر ضلع میں ہوئے بلکہ بعض اضلاع میں ایک سے زیادہ بھی ہوئے مثلاً سرگودھا میں ہی حلقہ وار چھ کلاسیں ہوئیں جو بہت کامیاب رہیں مگر ضلع سیالکوٹ میں بیداری پیدا کرنے کی غرض سے شہر سیالکوٹ کی مجلس اطفال الاحمدیہ کے چونڈہ اور ڈسکہ کے اجتماع قابلِ تقلید ہیں۔ ڈسکہ کے اجتماعِ اطفال میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اسی طرح خاکسار کو بھیرہ ضلع سرگودھا کے اطفال کے اجتماع میں شرکت کا اتفاق ہوا۔ ضلع سرگودھا میں صرف یہ ایک علاقہ ہی ایسا رہ گیا تھا جہاں خدام اپنی تربیتی کلاس نہ منا سکے۔ اب وہاں کے اطفال نے یک روزہ اجتماع منعقد کیا جس میں اردگرد کے دیہات کے اطفال بھی شامل ہوئے رات کو یوم والدین کے جلسہ میں بھی مردوں اور عورتوں کی تعداد کافی تھی۔

پکنک۔ لائل پور میں اجتماع تو اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۴۔ اگست (یومِ آزادی کی تقریب پر) انہوں نے ایک کامیاب پکنک منائی۔ ۱۶۰ اطفال عہدیداران اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مربی ضلع کی معیت میں شہر سے آٹھ دس میل دور ایک نہر پر گئے۔ تیراکی کے علاوہ بچوں نے مقابلوں میں بھی خوب حصہ لیا۔ نمازِ جمعہ کے بعد سب اطفال نے مل کر پاکستان کی ترقی و مضبوطی کے لئے دعا بھی کی۔ اور محترم مربی صاحب کی قیمتی نصائح سے مستفید ہوئے۔ شیخ محمد اکرم صاحب ناظم اطفال لائل پور جس رنگ میں اپنا ذاتی کام کا حرج کرکے اطفال کی بہبودی کے لئے دن رات ایک کرتے ہیں وہ قابلِ تقلید ہے۔

انصار کی حوصلہ افزائی۔ بچوں کے اچھے کاموں کو دیکھ کر انصار کی طرف سے حوصلہ افزائی بھی اکثر ہوتی رہتی ہے۔ گزشتہ ماہ ایبٹ آباد کے سیکرٹری انصار اللہ مکرم شیخ ذکاء اللہ صاحب نے بہترین طفل کو پانچ روپے کا انعامی بانڈ بطور انعام دیا اور وعدہ فرمایا کہ آئندہ ہر چھ ماہ بعد وہ ایسا انعام دیا کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اطفال خوب دل لگا کر کام کریں کہ ترقی کا وسیع میدان ان کا انتظار کر رہا ہے۔ عہدیداران بھی مشکلات آنے پر ہمت نہ ہاریں مستقل مزاجی سے کام کرتے چلے جائیں تو نہ صرف انصار بلکہ ہر حلقہ سے ان کی حوصلہ افزائی کے سامان اللہ تعالیٰ غیب سے پیدا فرما دے گا۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے

خدمتِ خلق کا قابلِ قدر کام

مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کو علم ہوا کہ "نالہ ایک" کے پل میں شگاف پڑ گیا ہے اور اس کا درمیانی حصہ بیٹھ گیا ہے جس کے باعث آمدورفت معطل ہو گئی ہے تو فوراً جائے وقوع کا جائزہ لیا۔ پل پر سے آمدورفت بند ہو جانے کی وجہ سے مسافر عورتیں۔ بوڑھے۔ بچے بمع اپنے وزنی سامان کے نالہ کے منہ زور پانی میں سے گزرنے کے لئے پریشان نظر آ رہے تھے۔ خدام اور اطفال کی پارٹیاں امداد کیلئے پانی میں کود پڑیں اور عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور سامان کو اپنے بازوؤں اور کندھوں پر اٹھا کر باہر نکالا۔ رسوں کی دو قطاریں نالہ میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک قائم کیں اور عارضی کشتی ڈرموں و چارپائی کی تیار کی جس کے ذریعہ چھ گھنٹوں میں اطفال نے ۹۱ سائیکلیں، ۵۴ آدمیوں کا ۳۳۴ سیر وزن۔ ۲۳ بوڑھوں ۴ بچوں اور ایک مریضہ کو کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروایا اور دو ڈوبتوں کو بچایا۔

اگلے دن صبح سات بجے تمام بچے پھر "نالہ ایک" پر پہنچ گئے۔ عارضی پل تیار ہونے سے پہلے ہی بچوں نے ۸۶ سیر وزن، ۱۰ سائیکلیں، ۴ بوڑھوں، ۲ عورتوں، ۶ بچوں کو نالہ پار کروایا۔ ۶ پھنسے ہوئے تانگے، ایک ڈولی بمع دلہن، دو گھوڑے بمع سامان اور ایک گھوڑا، دو گدھے گندم کی بوریوں سے لدے ہوئے پار کروائے۔

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام

چونڈہ میں پہلا تربیتی اجتماع

شہر و ضلع کی دیگر مجالس کے اطفال میں مسابقت۔ بیداری اور تعاون کی روح پیدا کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کے زیر اہتمام ضلع کے اہم مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کے تحت پہلا یک روزہ تربیتی اجتماع بمقام چونڈہ مؤرخہ ۲۳ اگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار منعقد ہوا۔

ڈی۔بی۔ہائی سکول چونڈہ کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں اجتماع گاہ کو زرق برق جھنڈیوں خوبصورت دلآویز قطعات سے مزین کیا گیا۔ اس اجتماع میں شہر کے ساٹھ اطفال کے علاوہ تحصیل پسرور کی مجالس کے ۱۵۸ اطفال بھی شامل ہوئے اس طرح اطفال کی کل حاضری ۲۱۸ تھی۔

افتتاحی تقریب:۔ افتتاحی تقریب زیر صدارت چوہدری رحمت خاں صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوئی۔ تلاوتِ قرآنِ پاک عزیز عبدالرحیم خالد نے کی۔ پھر اطفال نے قائد صاحب خدام الاحمدیہ کی اقتداء میں عہد دہرایا۔ عہد کے بعد نظم عزیز فلاح الدین تبسم نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم حمید اسلم صاحب ایڈووکیٹ قائد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ نے اپنی افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے اس اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اطفال کو تلقین کی کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ اور والدین سے پُرزور اپیل کی کہ وہ تربیتِ اولاد

(باقی صفحہ ۴۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعام کے حقدار اطفال

۲۲ مئی ۶۴ء کو اطفال الاحمدیہ کے امتحانات ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل اطفال انعام کے حقدار قرار دئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ اطفال سالانہ اجتماع (۲۳-۲۴-۲۵) اکتوبر ۶۴ء کے موقع پر حاضر ہو کر اپنے انعامات حاصل کرلیں گے۔

ستارہ اطفال

رولنمبر	نام	عمر	نام مجلس	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
۳۳۵۴	وحید احمد ابن محمد امین صاحب	۹ سال	ربوہ (غلہ منڈی)	اوّل	۹۵/۱۰۰
۲۲۸۲۹	منظور احمد ابن غلام حسین	″	کوٹ احمدیاں (حیدرآباد)	دوم	۹۴
۳۴۰۷	ناصر احمد ابن الطاف حسین		دارالصدر غربی (ربوہ)	سوم	۹۳

ہلال اطفال

رولنمبر	نام	نام مجلس	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
۳۶۳۰	محمد امین ابن غلام احمد صاحب	لائل پور	دوم	۹۵/۱۰۰
	سیّد ساجد احمد ولد سید سجاد حیدر صاحب	حافظ آباد	اوّل	۹۶
۳۳۰۱	مظفر احمد صاحب ابن ملک عبدالرحمٰن صاحب	گول بازار۔ ربوہ	سوم	۸۵

قمر اطفال

رولنمبر	نام	نام مجلس	پوزیشن	حاصل کردہ نمبر
۲۳۸۵	نعیم احمد ابن منوّر احمد	گنج مغل پورہ۔ لاہور	اوّل	۹۳
۹۴۲	ملک مجیب الرحمٰن ابن ملک سیف الرحمٰن صاحب	ربوہ	دوم	۹۲
۴۳۱۴	سیّد علی طارق صاحب	سیالکوٹ	سوم	۹۱

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ

کا

بائیسواں ۲۲ سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

افتتاح

جمعہ کے دن صبح دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ فرمائیں گے

تقسیم انعامات

بروز اتوار گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید فرمائیں گے

علمی مقابلے	نئے مقابلے	ورزشی مقابلے
• تلاوت و حفظ قرآن • نظم • تقریر یا	۱- عمدہ اخلاق	• کبڈی • فٹ بال
مکالمہ • پیغام رسانی • عام دینی معلومات	۲- ذہنی قطعات کی نمائش	• دوڑیں • چھلانگیں
• عام دینی و ذہنی معلومات کا پرچہ	۳- نغمہ اطفال	• رسہ کشی

نمازیں باجماعت - درس قرآن و حدیث و ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ -

تقاریر - محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ و مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر فرمائیں گے۔

ذکر حبیب میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں سے خطاب کریں گے۔

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو تصاویر کے رنگ میں بھی پیش کیا جائے گا۔

اجتماع کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کیلئے سب اطفال شوق سے آئیں مربیان اور ناظمین اطفال انکی نگرانی اور تعاون کیلئے ضرور ہمراہ ہوں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ

اپنی کتاب "آئینۂ کمالاتِ اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے
جب سے یہ نُور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا مِلایا ہم نے
مصطفٰےؐ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت — اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم — جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے
تیرے مُنّہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے
تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ — اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت میں مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے"